طلبِ علمِ دین کے لئے سفر کی اہمیت اور فضیلت پر مشتمل روایات و حکایات کا مَدَنی گلدستہ

اَلرِّحْلَةُ فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْث

ترجمہ بنام

عاشقانِ حدیث کی حکایات

مُصَنِّف: امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف خطیبِ بغدادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۶۳ھ)

طلبِ علم دین کے لئے سفر کی اَہمیت اور فضیلت پر مشتمل

رِوایات واَقوال کا مَدَنی گلدستہ

ترجمہ بنام

عاشقانِ حدیث کی حکایات

مُصَنِّف:

امام ابوبکر اَحمد بن علی بن ثابت المعروف خطیبِ بغدادی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۴۶۳ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مُتَرجِمین: مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : اَلرِّحْلَۃُ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث

ترجمہ بنام : عاشقانِ حدیث کی حکایات

مُصَنِّف : امام ابوبکر اَحمد بن علی بن ثابت المعروف خطیبِ بغدادی

مترجمین : مَدَنی عُلما (شعبہ تراجمِ کتب)

سِنِ طباعت : صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری 2011ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲محرم الحرام ۱۴۳۲ھ   حوالہ نمبر: ۱۶۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”اَلرِّحْلَۃُ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث“ کے ترجمہ

”عاشقانِ حدیث کی حکایات“

(مطبوعہ:مکتبۃ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے،البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

29 - 12 - 2010

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
28	**تابعین وتبع تابعین کی روایتِ حدیث کا تذکرہ**	3	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
28	سیِّدُنا سعید بن مسیّب علَیْہِ الرَّحْمَۃ کا جذبہ	6	پہلے اسے پڑھ لیجئے!
29	اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت	12	خطیبِ بغدادی ایک نظر میں
30	ایک نیکی کے عوض 20 لاکھ نیکیاں	14	**طلب حدیث کے لئے سفر کرنے کی فضیلت**
31	سیِّدُنا سلیمان علَیْہِ السَّلَام کی دعائیں	14	علم حاصل کرنے کی فضیلت
35	ایک آیت کی خاطر کوفہ سے مدینے کا سفر	14	ایک حدیث کے لئے مدینے سے شام کا سفر
35	دُگنا اجر	16	گستاخی کا اَنجام
36	رکن یمانی اور حجر اَسود کا اِستلام	16	علم کی تلاش میں رہو
37	اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے چُنے ہوئے لوگ	17	قرآنِ پاک میں مُحَدِّثِین کا تذکرہ
38	اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ کا جذبۂ طلبِ حدیث	18	حصولِ علم کے لئے سفر کرو
39	ایک حدیث کے لئے مختلف ممالک کا سفر	18	چار قسم کے لوگوں سے بھلائی کی اُمید نہ رکھنا
48	**عُلُوِّ اسناد کی تلاش وجستجو کے لئے سفر**	18	طلبِ حدیث کے لئے سفر کی برکت
48	غم ناک خبر	19	اَسلاف کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السَّلَام اور طلبِ علم
49	ملاقات کی حسرت پوری نہ ہوئی	20	نیک لوگوں سے ملاقات کے لئے سفر
52	خوف خدا ہرگز نہ چھوڑنا	21	تارک نماز سے علم حاصل نہ کیا
52	سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فضیلت	21	سب سے پہلے سفر کرنے والے
55	**وہ واقعات جو مصنف نے ذکر نہیں کئے**	22	کامیاب سفر
55	بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے سفر	23	مرد کی زیب وزینت
55	خواہشِ صحابہ	23	**صحابۂ کرام علَیْھِمُ الرِّضْوَان کے سفر کے واقعات**
58	چار چیزوں کا حکم اور چار کی ممانعت	23	مظلوم کے گناہ ظالم کے سر
60	زنا کی سزا	25	عذابِ الٰہی کا سبب
61	فراستِ مصطفٰے	25	مسلمان کے عیب چھپانے کی فضیلت
62	سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جذبہ	27	چار دن میں 30 اَحادیث

تابعینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے واقعات	63	**حافظ ابوبکر المعروف ابن مقری** عَلَيْهِ الرَّحْمَة	78
عالِم مدینہ	63	مشرق سے مغرب تک کا سفر	78
حصولِ علم کے لئے مسلسل جدوجہد	63	**حافظ محمد بن اسحاق اصبہانی** عَلَيْهِ الرَّحْمَة	79
علم کی جستجو میں شہر بہ شہر سفر	65	**ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی** عَلَيْهِ الرَّحْمَة	80
محتاجی سے اَمان کا وظیفہ	69	**ابونصر عبیداللّٰہ بن سعد سنجری** عَلَيْهِ الرَّحْمَة	81
مُحَدِّثین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰه کے واقعات	70	**ابوحاتم محمد بن ادریس رازی** عَلَيْهِ الرَّحْمَة	81
ابوسہل ہیثم بن جمیل بغدادی عَلَيْهِ الرَّحْمَة	70	سات سال تک مسلسل سفر	82
یعقوب بن سفیان فسوی عَلَيْهِ الرَّحْمَة	70	سفر کی صعوبتیں	83
30 سال مسلسل سفر	71	**خاتمہ**	86
بارگاہِ الٰہی میں مقام ومرتبہ	71	**امام ابن جوزی** عَلَيْهِ الرَّحْمَة **کے حالات**	86
آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی	72	**ابوعبداللّٰہ نیشاپوری** عَلَيْهِ الرَّحْمَة **کے حالات**	90
ابوزکریا یحییٰ بن معین بغدادی عَلَيْهِ الرَّحْمَة	73	مُحَدِّثین کے اَوصاف	91
سفر سے زیادہ محبوب	73	شریعت کے اَرکان	93
حضرتِ سیِّدُنا ابوحاتم عَلَيْهِ الرَّحْمَة	76	مُحَدِّثین کی ہمیشہ مدد ہوتی رہے گی	94
اِمام فضل بن محمد بیہقی شعرانی عَلَيْهِ الرَّحْمَة	77	ماٰخذ و مراجع	98
حافظ محمد بن مسیّب ارغیانی عَلَيْهِ الرَّحْمَة	77	المدینة العلمیه کی کُتب کا تعارُف	100

❁❁❁❁❁❁❁

علم سیکھنے سے آتا ھے

فرمانِ مصطفیٰ: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر،الحدیث: ۷۳۱۲،ج۱۹،ص۵۱۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”فیضانِ طلبِ حدیث“ کے 12 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی: مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۹} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۰} اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۱} اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش کروں گا۔ {۱۲} کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

المد ینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحۡسَانِہٖ وَبِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المد ینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(٦) شعبۂ تخریج

''**المد ینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدینۃ العلمیہ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

چُغلی کی تعریف

کسی کی بات ضرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، تحت الحدیث: ۲۱۶، ج۲، ص۵۹٤، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اللہ ربُّ العٰلمین جلَّ جَلالُہٗ نے بے شمار مخلوق پیدا فرمائی۔ تمام مخلوق میں سے انسان کے سر پر اَشرفُ المَخلُوقات کا سہرا سجایا۔ انسان کے جدِ امجد حضرتِ سیّدُنا آدم صفی اللہ علٰی نَبِیِّنا وعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا۔ زمین میں اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا اور یہ مقام و مرتبہ انہیں اس فضیلت کے سبب حاصل ہوا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عطا فرمائی اور وہ فضیلت نعمت **علم** ہے اور یہ اتنی عظیم نعمت ہے کہ جو بھی اسے خلوص نیت کے ساتھ حاصل کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا اور اسے حاصل کرنے والے کو سب سے بہترین و عمدہ چیز جو میسر آتی ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت و شان کی معرفت ہے اور جسے معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے اسے خوفِ خدا کی نعمت مل جاتی ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ ٢٢، فاطر: ٢٨)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی طرح **علم دین** کے حصول کے لئے خوب جدو جہد اور کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کے حصول کے لئے سفر اِختیار کریں، جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے **حصولِ علم** کی خاطر حضرتِ سیّدُنا خضر علٰی نَبِیِّنا وعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب سفر اختیار فرمایا۔ اسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ

اَجْمَعِین نے بھی **طلبِ علم** کے لئے سفر اختیار فرمایا: جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک حدیث کے حصول کے لئے حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب **سفر** اختیار فرمایا۔ نیز قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے طلبِ علم کی خاطر سفر اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ۠ (۱۲۲)

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

شانِ نزول:

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: قبائلِ عرب کے ہر قبیلے میں سے کچھ مسلمان اَحکامِ شرعیہ سیکھنے کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے اور اپنے روزمرہ کے معمولات میں پیش آنے والے مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی اور دینی معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے اور عرض کرتے: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں کہ ہم اس پر عمل کریں اور جب واپس لوٹیں تو پیچھے رہ جانے والوں کو اس کے بارے میں بتائیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''تو

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا حکم دیتے اور انہیں ان کی قوم کی طرف بھیج دیتے تا کہ اپنی قوم کو نماز، زکوۃ اور احکامِ شرعیہ کی تعلیم دیں۔ لہٰذا جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر جاتے تو انہیں کہتے کہ ''جو اسلام لے آیا وہ ہم میں سے ہے اور انہیں عذابِ الٰہی سے ڈراتے یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے والدین سے جدا ہو جاتا۔'' (1)

مفسرینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''یہ آیت طلبِ علم کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔'' اور نفع مند علم سفر کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ ''تفسیر کبیر'' میں اسی آیت کے تحت ہے کہ ''اگر اپنے وطن ہی میں علم حاصل کرنا ممکن ہو تو اس کے لئے سفر کرنا واجب نہیں۔ ہاں! آیتِ مبارکہ کے الفاظ طلبِ علم کے لئے سفر کرنے پر دلالت کرتے ہیں (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یقینی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مبارَک اور نفع مند علم سفر کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ (2)

''تفسیر روح البیان'' میں ہے کہ ''یہ آیت مؤمنین کو اس بات پر ابھارتی ہے کہ وطن چھوڑ کر نفع مند علم کے حصول کے لئے سفر کریں۔ حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صرف ایک حدیث کے لئے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے مصر تک کا سفر فرمایا۔ نیز کوئی بھی شخص علم میں اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس کے حصول کے لئے سفر نہ کرے اور کوئی بھی اصلِ مقصود کو ہجرت کئے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔'' (3)

......تفسیر ابن ابی حاتم، سورۂ توبه، تحت الآیه: ۱۲۲، الحدیث: ۱۰۹۵٤، ج۷، ص ٤۷۰.

......تفسیر کبیر، سورۂ توبه، تحت الآیه: ۱۲۲، ج٦، ص ۱۷۱.

......تفسیر روح البیان، سورۂ توبه، تحت الآیه: ۱۲۲، ج۳، ص ۵۳۷.

نیز اَحادیثِ مبارَکہ میں بھی **طلب ِعلم** کے لئے سفر کرنے کے بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔ چنانچہ،

{1}......پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ ایسے لوگوں کو دیکھے جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرمایا ہے تو اسے چاہئے کہ **علم دین** حاصل کرنے والوں کو دیکھے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو طالبِ **علم** بھی **حصول علم** کی خاطر عالم کے دروازے پر **آمد و رفت** رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر ہر قدم کے عوض اس کے لئے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا اور جنت میں ایک شہر بناتا ہے۔ وہ زمین پر چلتا ہے، زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ اپنے صبح، شام **طلبِ علم** میں اس حال میں گزارتا ہے کہ بخشا بخشایا ہوتا اور ملائکہ اس کے لئے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے جہنم سے آزاد فرمادیا ہے۔'' (1)

{2}......حضرتِ سیدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی ٔکریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو **طلبِ علم** کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔'' (2)

ان کے علاوہ بھی کئی آیات و اَحادیث ایسی ہیں جو **طلبِ علم** کی فضیلت پر دلالت

---

(1)......تفسیر کبیر، سورۂ بقرۃ، تحت الآیہ: ۳۱، ج ۱، ص ۴۰۰۔

(2)......جامع الترمذی، کتاب العلم، باب فضل علم، الحدیث: ۲۶۵۵، ج ۴، ص ۲۹۴۔

کرتی ہیں۔آج کے اس پُرفتن دور میں لوگ **دنیوی علوم** کے لئے تو دور دراز علاقوں کا سفر کرتے اور مَشَقَّتیں جھیلتے ہیں لیکن **علمِ دین** کے حصول کے لئے سفر پرآمادہ نہیں ہوتے اور **علمِ دین** سے اس قدر دور ہوتے چلے جارہے ہیں کہ فرائض وواجبات اورضروریاتِ دین کے **علم** سے بھی ناواقف ہیں۔ایسے میں ضرورت اس بات کی تھی کہ ایک ایسی کتاب ہوجس کے پڑھنے سے لوگوں میں **علمِ دین** کے حصول کے لئے سفر کرنے اور مَشَقَّتیں برداشت کرنے کا جذبہ بیدار ہو۔اسی جذبہ کومدِنظر رکھتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے **شعبہ تراجم کتب** کوخطیبِ بغدادی کے ایک رسالے "اَلرِّحْلَة فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث" (مطبوعة:دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان) جوکہ عربی میں ہے کے ترجمہ کا کام سونپا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! آج اس کا اردو ترجمہ بنام "**عاشقانِ حدیث کی حکایات**" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔لہٰذا **حصولِ علمِ دین** کی خاطر سفر کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے اس رسالے کا خود بھی مطالعہ کیجئے اوراسے نعمت جانتے ہوئے "**دعوتِ اسلامی**" کے اِشاعتی اِدارے "**مکتبۃ المدینہ**" سے ہدیۃً حاصل فرما کر دوسرے اسلامی بھائیوں تک بھی پہنچائیے۔

اس ترجمہ میں جوبھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کے **پیارے حبیب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، **اولیائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اورشیخ طریقت،امیراہلسنّت،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی پرخلوص دُعاؤں کانتیجہ ہےاور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

۞......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

۞......آیاتِ مبارَکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **''کنزالایمان''** سے لیا گیا ہے۔

۞......آیاتِ مبارَکہ کے حوالے نیز حتَّی المَقْدُوْر اَحادیث واَقوال وغیرہ کی تخاریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......مکرر وہم معنی اَحادیث کو حذف کردیا گیا ہے تاکہ قاری کا ذوق وشوق برقرار رہے۔

۞......بعض مقامات پر مفید وضروری حواشی کا اِلتزام کیا گیا ہے۔

۞......مشکل اَلفاظ پر اِعراب لگانے کی سعی کی گئی ہے۔

۞......مشکل اَلفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اَوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجم کتب (**مجلس المدینۃ العلمیۃ**)

خطیبِ بغدادی ایک نَظَر میں

نام ونسب:

احمد بن علی بن ثابت بغدادی ہے۔کنیت ابو بکر ہے اور خطیبِ بغدادی کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادت:

۳۹۲ھجری، ماہِ جمادی الآخر کے آخری عشرہ بروز جمعرات حجاز کے مضافاتی علاقہ غُزَیَّہ میں پیدا ہوئے اور دَرْ زِیجان میں پرورش پائی۔

مذہب ومسلک:

اُصول میں اَشعری مذہب پر اور فروع میں مذہبِ شافعی پر کاربند تھے۔

تصانیف:

مختلف علوم وفنون پر کثیر کتب تصنیف فرمائیں: (1)......**حدیث وعلم حدیث کے موضوع پر:**......اَلاَمَالِی،......طُرُقُ حَدِیْثِ قَبْضِ الْعِلْم،......کِتَابُ السُّنَن،......مُسْنَدُ اَبِیْ بَکْرٍ صِدِّیْق،......مُسْنَدُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّال،......اَلْمُسَلْسَلَات،......اَلرُّبَاعِیَات،......اَلْکِفَایَه فِیْ عِلْمِ الرِّوَایَه،......بَیَانُ حُکْمِ الْمَزِیْدِ فِیْ مُتَّصَلِ الْاَسَانِیْد،......اِقْتِضَاءُ الْعِلْمِ الْعَمَل،......شَرْفُ اَصْحَابِ الْحَدِیْث،......نَصِیْحَةُ اَھْلِ الْحَدِیْث،......اَلرِّحْلَة فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث،......تَقْیِیْدُ الْعِلْم،......اَلْجَامِعُ لِاَخْلَاقِ الرَّاوِی وَآدَابِ السَّامِع،......اَلتَّبْیِیْن لِاَسْمَاءِ الْمُدَلِّسِیْن،......اَلتَّفْصِیْل لِمُبْھَمِ الْمَرَاسِیْل،......غُنْیَةُ الْمُلْتَمِس فِیْ اِیْضَاحِ الْمُلْتَبِس۔(2)......**تاریخ میں:**......تَارِیْخُ بَغْدَاد،......مَنَاقِبُ الشَّافِعِی،......مَنَاقِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَل۔(3)......**عقائد میں:**......مَسْاَلَةُ الْکَلَام فِی

الصِّفَات، ......اَلْقَوْلُ فِیْ عِلْمِ النُّجُوْم ۔(4)......**فقہ واصول فقہ میں:** ...... اَلْفَقِیْہ وَالْمُتَفَقِّہ، ......اَلدَّلَائِلُ وَالشَّوَاھِد عَلٰی صِحَۃِ الْعَمَلِ بِخَبْرِ الْوَاحِد، ......اِبْطَالُ النِّکَاحِ بِغَیْرِ وَلِی، ......اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ فَلَا صَلَاۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ، ......اَلْحِیَل، ......اَلْغُسْل لِلْجُمُعَۃ، ......اَلنَّھْیُ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الشَّك، ......اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّکَر ۔(5)......**زُہد وتقویٰ کے موضوع پر:** ......بَیَانُ اَھْلِ دَرَجَاتِ الْعُلٰی، ......کِتَابٌ فِیْہِ خُطْبَۃُ عَائِشَہ فِی الثَّنَاءِ عَلٰی اَبِیْھَا، ......اَلْمُنْتَخَب مِنَ الزُّھْد وَالرَّقَائِق ۔(6)......**اَدب کے موضوع پر:** ...... اَلتَّنْبِیْہ وَالتَّوْقِیْف عَلٰی فَضَائِلِ الْخَرِیْف، ......اَلْبُخَلَاء، ......کَشْفُ الْاَسْرَار، ......رِیَاضُ الْاُنْس اِلٰی حَضَایِرِ الْقُدُس وغیرہ ہیں۔ان کے علاوہ بھی کئی کتب ورسائل ہیں جنہیں عوام وخواص میں بڑی پذیرائی حاصل ہے۔

سفرِ آخرت:

۴۶۳ھ ،ماہِ رمضان المبارك میں علیل ہوئے تو مال ودولت کے تقسیم کی وصیت فرمائی۔کتب مسلمانوں کے لئے وقف فرما کر حضرت سیِّدُنا ابوفضل بن خیرون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سپرد کردیں تا کہ حصولِ علم کی خاطر جو انہیں حاصل کرنا چاہے اسے عاریۃً دے دیا کریں۔۴۶۳ھ ،۷ ذی الحجہ پیر کے دن وصال۔ جنازے میں کثیر تعداد میں عُلما واُمرا شریک ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا بشرِ حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے پڑوس میں مقبرۂ باب حرب میں سپرد خاک کیا گیا۔ (1)

{ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین }

❁❁❁❁❁❁❁

---

1 ......ماخوذ از تاریخ بغداد والرحلۃ فی طلب الحدیث۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

طلبِ حدیث کے لئے سفر کرنے کی فضیلت

علم حاصل کرنے کی فضیلت:

{1}......حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورانور، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم حاصل کرو اگر چہ تمہیں چین جانا پڑے کہ بے شک **علم** حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے[1]۔'' [2]

ایک حدیث کے لئے مدینے سے شام کا سفر:

{4}......حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جامع مسجد دمشق میں بیٹھا ہوا تھا

......حضرت سیِّدُنا علامہ عبدالرء وف مُناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **''فیض القدیر، ج1، ص692''** پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ''علم حاصل کرو اگرچہ اس کے حصول کے لئے دور دراز مقامات کا سفر کرنا پڑے جیسا کہ چین۔ پس جو علم دین کے حصول میں پہنچنے والی مشقت پر صبر نہیں کرتا اس کی زندگی جہالت کی اندھیریوں میں گزرتی ہے اور جو صبر کرتا ہے اس کی زندگی دنیا و آخرت میں عزت سے گزرتی ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''علم مال و دولت سے بہتر ہے۔''

......شعب الایمان للبیهقی، باب فی طلب العلم، الحدیث: ۱۶۶۳، ج۲، ص۲۵۳.

کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: ''اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا میں مدینہ منوَّرہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے صرف وہ حدیث سننے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم کسی اور کام کے لئے تو نہیں آئے؟'' اس نے عرض کی: ''جی نہیں۔'' فرمایا: ''تجارت کے لئے تو نہیں آئے۔'' عرض کی: ''جی نہیں۔'' فرمایا: ''صرف یہی حدیث سننے کے لئے آئے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو طلبِ علم کے لئے کسی راستے پر چلا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے راستے پر چلا دے گا اور فرشتے طالبِ علم کی رضا کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق استغفار کرتی ہے حتّٰی کہ مچھلیاں پانی میں۔ بے شک علما، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اسے لے لیا اس نے وافر حصہ لے لیا۔'' (1)

---

(1)......جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث: ۲۶۹۱، ج۴، ص۳۱۲۔

سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، الحدیث: ۳۶۴۱، ج۳، ص۴۴۴.

{7}......حضرتِ سیِّدُنا زِرّ بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال مرادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ''کونسی چیز تمہیں یہاں لائی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''علم کی تلاش۔'' فرمایا: بے شک میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو شخص علم کی تلاش میں اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کی رضا کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔'' (1)

گستاخی کا اَنجام:

{8}......حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ زکریا بن یحییٰ ساجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرہ کی گلیوں میں ایک مُحدِّث کے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ ہم نے تیز تیز چلنا شروع کر دیا۔ ہمارے ساتھ ایک مسخرہ اور بدنامِ زمانہ شخص بھی تھا۔ وہ بطورِ استہزا (یعنی مذاق کے) کہنے لگا: ''فرشتوں کے پروں سے اپنے پاؤں اٹھا لو کہیں انہیں روند نہ ڈالنا۔'' (اتنا کہنے کے بعد) وہ ابھی اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور وہ گر پڑا۔'' (2)

علم کی تلاش میں رہو:

{9}......حضرتِ سیِّدُنا ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی

---

(1)......جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر حدیث صفوان بن عسال......الخ، الحدیث: ۱۴۹، ص ۵۱.

(2)......مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، تحت الحدیث: ۲۱۲، ج ۱، ص ۴۷۰.

کہ ”آپ لوہے کے جوتے بنالیں اور عصا لے کر طلبِ علم کے لئے نکلیں یہاں تک کہ عصا ٹوٹ جائے اور جوتے پھٹ جائیں۔“ (1)

قرآنِ پاک میں محدثین کا تذکرہ:

{10}......حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ”اے ابواسماعیل! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں مُحَدِّثین کا تذکرہ فرمایا ہے؟“ حضرتِ سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ”ہاں! کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔

یہ آیتِ کریمہ ہر اس شخص کے متعلق ہے جو طلبِ علم اور فقہ کے لئے سفر اختیار کرے پھر اسے لے کر پیچھے والوں کی طرف لوٹے اور انہیں اس کی تعلیم دے۔“(2)

{11}......حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانِ باری تعالیٰ ”اَلسَّآىِٕحُوْنَ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۲)“ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”اس سے طالبِ علمِ حدیث مراد ہیں۔“ (3)

---

1 ......المجالسۃ وجواھر العلم، الجزء الثانی، الرقم ۳۱۳، ج ۱، ص ۱٦٤.

2 ......معرفۃ علوم الحدیث، النوع الثامن، ص ٦٧، دون قولہ ”الفقۃ“.

3 ......شرف أصحاب الحدیث، باب فضیلۃ الرحالین فی طلب الحدیث، الرقم ۱۱٦، ص ۱٤۳.

حصولِ علم کے لئے سفر کرو!

{12}......حضرتِ سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے **طالبِ علم** کے متعلق سوال کیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ وہ **حصولِ علم** کے لئے کسی صاحبِ علم کی صحبت اِختیار کرے یا ایسے مقامات کی طرف سفر کرے جہاں اہلِ علم ہوں؟'' تو انہوں نے فرمایا کہ ''وہ سفر کرے اور کوفیوں، بصریوں، اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ سے **علم** کو لکھ لے اور لوگوں سے بالمشافہہ (یعنی روبرو، آمنے سامنے) ملاقات کرکے ان سے **علم** حاصل کرے۔'' (1)

چار قسم کے لوگوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنا:

{14}......حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ''چار قسم کے لوگوں سے بھلائی کی اُمید نہ رکھنا (۱)......سرحد کا پہرا دار (۲)...... قاضی کا منادی (۳)......مُحدِّث کا بیٹا اور (۴) ...... ایسا شخص جو اپنے شہر میں تو حدیث لکھے لیکن **طلبِ حدیث** کے لئے سفر نہ کرے۔'' (2)

طلبِ حدیث کے لئے سفر کی برکت:

{15}......حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم بن اَدہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ''بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مُحدِّثین** کے (**طلبِ حدیث** کے لئے) سفر کی برکت سے

---

(1)......تدریب الراوی، النوع الثامن والعشرون: معرفۃ آداب طالب الحدیث، ص۳۲۹.

(2)......معرفۃ علوم الحدیث، النوع الاول، ص۴۰.

اس امت کے مصائب دور فرما دیتا ہے۔'' (1)

{16}......حضرتِ سیِّدُ نا زکریا بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا)؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''**طلبِ حدیث** کے لئے سفر کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔'' (2)

اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور طلبِ علم:

{17}......حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے میں ان سے بڑھ کر کوئی **طالبِ علم** نہ تھا کیونکہ انہوں نے **طلبِ علم** کی خاطر یمن، مصر، شام، بصرہ اور کوفہ کی طرف سفر فرمایا اور وہ **علم** اور اہلِ علم کے راویوں میں سے تھے اور صغار و کبار (یعنی چھوٹے بڑے) ہر ایک سے **علم** سن کر قلم بند کیا حتّٰی کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اور فزاری سے بھی **علم** کو لکھا اور **علمِ** دین کا عظیم ذخیرہ جمع فرمایا۔'' (3)

{18}......ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے عرض کی: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رائے میں حدیث کس شخص سے لی جائے؟'' فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُ نا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ

---

(1)......تدریب الراوی، النوع الثامن والعشرون: معرفۃ آداب طالب الحدیث، ص ۳۳۰.

(2)......شرف أصحاب الحدیث، باب ذکر ما رآہ الصالحون......الخ، الحدیث: ۲۲۵-۲۲۶، ص ۲۷۷-۲۷۸.

(3)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ۳۵۵۵، عبداللّٰہ بن المبارك، ج ۳۲، ص ۴۰۷.

کیونکہ وہ شیخ الاسلام ہیں۔'' (1)

{19}......حضرتِ سیِّدُ نا معمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد نے مجھ سے فرمایا: ''طلبِ علم کی خاطر اگر کسی کی طرف سفر کرنا ہو تو حضرتِ سیِّدُ نا عطا بن طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جانا ورنہ اپنی تجارت جاری رکھو۔'' (2)

نیک لوگوں سے ملاقات کے لئے سفر:

{20}......حضرتِ سیِّدُ نا زِرّ بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں قاصد بن کر آیا تھا اور اس کام پر مجھے فقط حضرتِ سیِّدُ نا ابی بن کعب اور دیگر صحابۂ کرام رِضوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کے جذبے نے اُبھارا تھا۔'' (3)

{21}......حضرتِ سیِّدُ نا ابو عالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر ہم بصرہ میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں رہائش پذیر صحابۂ کرام رِضوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے حوالے سے کوئی روایت سنتے تو اس وقت تک راضی نہ ہوتے جب تک ان کے پاس جا کر اس کی سماعت نہ کر لیتے۔'' (4)

---

(1)......فتح المغیث،آداب شیخ المحدث، ج۲،ص۳۲٦.

(2)......المعرفۃ والتاریخ للفسوی،اخبارعبد اللہ بن طاؤس،تحت الحدیث:٤٠١،ج١،ص٣٩٩.

(3)......المسندللامام احمدبن حنبل،حدیث صفوان بن عسال،الحدیث:١٨١١٢، ج٦،ص٣١٥.

(4)......تاریخ مدینۃ دمشق،الرقم٢١٨٩ رفیع بن مھران،ج١٨،ص١٧٤.

تارِکِ نماز سے علم حاصل نہ کیا:

{22}......حضرتِ سیِّدُ نا ابوعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے ایک شخص کی طرف سفر کیا جو چند دن کی مسافت پر رہتا تھا تا کہ اس سے کوئی دین کی بات سنوں۔ لہٰذا میں نے سب سے پہلی چیز جو اس سے فوت ہوتی ہوئی پائی وہ اس کی نماز تھی، اگر میں اسے نماز کا پابند پاتا تو اس کے پاس ٹھہرتا اور علم حاصل کرتا لیکن جب میں نے اسے نماز ضائع کرتے ہوئے پایا تو لوٹ آیا اور اس سے علم حاصل نہ کیا اور (دل میں) کہا کہ یہ نماز کے علاوہ دیگر اُمُورِ دِیْنِیَّہ کو تو بدرجہ اولیٰ ضائع کرتا ہوگا۔'' (1)

{23}......حضرتِ سیِّدُ نا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے لگاؤ کی وَجہ سے اکثر میں انہیں خواب میں دیکھا کرتا تھا جبکہ (طلبِ علم کے لئے) میں حضرتِ سیِّدُ نا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتا تھا۔ جب حضرتِ سیِّدُ نا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو طلبِ علم کے لئے میں نے حضرتِ سیِّدُ نا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف سفر اختیار کرلیا۔

سب سے پہلے سفر کرنے والے:

{24}......حضرتِ سیِّدُ نا فضل بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو فرماتے سنا: ''جب تم حضرتِ سیِّدُ نا معمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی کا موازنہ کرو گے تو اِنہیں اُس سے

......الکامل فی ضعفاء الرجال، ابو العالیۃ رفیع بن مھران، ج۱، ص۱۳۲، بتغیرٍ قلیلٍ.

بڑھ کر پاؤ گے کیونکہ انہوں نے **طلبِ حدیث** کے لئے یمن کا سفر فرمایا اور وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اس کام کے لئے سفر فرمایا۔'' (1)

{25}......حضرتِ سیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن **مسعود** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مقدس سے 70 سے زائد سورتیں سیکھی ہیں۔ اگر میں کسی کو اپنے سے بڑھ کر کتاب اللّٰہ (یعنی قرآنِ پاک) کا عالم پاتا اور اونٹ مجھے اس تک پہنچا دیتا تو میں ضرور اس کے پاس جاتا۔'' (2)

{26}......حضرتِ سیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن **مسعود** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے قرآنِ پاک کی ہر آیت کا شانِ نزول معلوم ہے۔'' (باقی روایت ماقبل کی مثل ہے) (3)

کامیاب سفر:

{27}......حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اگر کوئی شخص مُلکِ شام کے ایک کونے سے مُلکِ یمن کے دوسرے کونے تک سفر کر کے ایک ایسا کلمہ یاد کرے جو اسے آئندہ زندگی میں فائدہ دے تو میرے نزدیک اس کا سفر ضائع نہیں ہوا۔'' (4)

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۷۵۷٤ معمر بن راشد، ج ۵۹، ص ٤۰۹.

(2)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۳۵۷۳ عبد اللّٰه بن مسعود، ج ۳۳، ص ۱۳۰.

(3)......المعرفة و التاریخ للفسوی، اسماء حواری رسول اللّٰه، الحدیث: ۳۱۵، ج ۲، ص ۳۱۳.

(4)......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۷۷ عامر بن شراحیل الشعبی، الرقم ۵۸۱۲، ج ٤، ص ۳٤۷.

مرد کی زیب وزینت:

{28}......حضرتِ سیِّدُ نا ابوفضل عباس بن محمد خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی اشعار کی صورت میں ارشاد فرماتے ہیں: ''(جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے) میں نے اصل علم کو محنت کے ساتھ حاصل کرنے لئے سفر کیا اور دنیا میں مرد کی زیب وزینت اَحادیثِ مبارَکہ ہیں۔علم فقط تجربہ کار شخص ہی حاصل کرتا ہے جبکہ اس سے بُغض وعداوت صرف مُخَنَّث ہی رکھتا ہے۔تم مال ودولت کے سبب ہرگز تعجب میں نہ پڑنا عنقریب تم اسے چھوڑ دوگے، کیونکہ یہ دنیا تو صرف مالِ وراثت ہی ہے۔ [1]

❁❁❁❁❁❁❁

صحابۂ کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان کے سفر کے واقعات

مظلوم کے گناہ ظالم کے سر:

{31}......حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے ایسی حدیث پہنچی جو انہوں نے تو پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی لیکن میں نے نہیں سنی تھی۔ چنانچہ، میں نے ایک اونٹ خرید کر اس پر اپنا کجاوہ باندھا اور ایک ماہ کی مسافت کے بعد میں مُلکِ شام ان کے پاس جا پہنچا۔وہاں جا کر پتا چلا کہ وہ تو عبداللہ بن اُنیس انصاری

1......شرف أصحاب الحديث،باب وصف الراغب......الخ،الرقم ١٤٥،ص ١٨١.

رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ہیں۔لٰہذا میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ ''دروازے پر جابر آیا ہے۔'' پیغام پہنچانے والے نے آکر کہا: ''کیا آپ جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ہیں؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' وہ حضرت عبد اللّٰہ بن اُنیس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا (اورانہیں میرے بارے میں بتایا) تو حضرتِ عبد اللّٰہ بن اُنیس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ باہر تشریف لائے اور ہم نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔ پھر میں نے کہا: ''مظالم کے متعلق مجھے ایک ایسی حدیث پہنچی ہے جسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسے سننے سے پہلے مجھے یا آپ کو موت نہ آ جائے۔''

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن اُنیس انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُلکِ شام کی جانب اِشارہ کرکے ارشاد فرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو (یا فرمایا: لوگوں کو) برہنہ بدن، بغیر ختنہ کے خالی ہاتھ جمع فرمائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان ''بُھْمًا'' سے کیا مراد ہے؟'' انہوں نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو ایسی آواز سے ندا فرمائے گا کہ جسے دور والے بھی ایسے ہی سنیں گے جیسے قریب والے سنتے ہیں کہ ''میں قہّار و جبّار بادشاہ ہوں، اہلِ جنت میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ ظلم وزیادتی کے سبب اہلِ جہنم میں سے کسی کا بھی اس پر حق باقی ہو اور اہلِ جہنم میں سے کوئی بھی اس وقت تک جہنم میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ ظلم وزیادتی کے سبب اہلِ جنت میں سے کسی کا بھی اس پر حق باقی ہو، حتّٰی کہ ایک تھپڑ

(جو ایک نے دوسرے کو مارا ہوگا)۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن اُنیس انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''ایسا کیوں کر ہوسکتا ہے، حالانکہ ہم تو بارگاہِ الٰہی میں برہنہ بدن، بغیر ختنہ اور خالی ہاتھ حاضر ہوں گے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نیکیوں اور برائیوں کے ذریعے (یعنی مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے)۔''(1)

عذابِ الٰہی کا سبب:

{33}......یہ بھی سابقہ روایت کی مثل ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ پھر رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف قومِ لوط کے عمل کا ہے۔ سن لو! جب مرد، مردوں کی طرف اور عورتیں، عورتوں کی طرف مائل ہونے لگیں تو اس وقت میری اُمت کو چاہیئے کہ عذابِ الٰہی کا انتظار کرے۔'' (2)

مسلمان کے عیب چھپانے کی فضیلت:

{34}......حضرتِ سیِّدُ نا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرتِ سیِّدُ نا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس مصر تشریف لے گئے تاکہ ان سے اس حدیث

......اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، صفۃ الخصماء......الخ، ج۱٤، ص٤٨٤.

......جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر الرحلۃ، الحدیث: ٤٢١، ص١٣٠.

کے متعلق پوچھیں جوانہوں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی۔
جب مصر پہنچے تو امیر مصر حضرت سیِّدُ نا مَسْلَمَۃ بن مُخَلَّد انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے یہاں تشریف لائے۔ جب انہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے آنے کی خبر دی گئی تو وہ جلدی سے باہر تشریف لائے اور ان سے معانقہ کیا اور پوچھا: ''اے ابوایوب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! کیسے آنا ہوا؟'' فرمایا: ''اس حدیث کے سلسلے میں جو میں نے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی اور اب اسے سننے والوں میں، میرے اور حضرتِ عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے علاوہ کوئی نہیں رہا۔ آپ کسی کو بھیجیں جو ان کے گھر تک پہنچنے میں میری رہنمائی کرے۔''

چنانچہ، امیر مصر نے رہنمائی کے لئے ایک شخص کو آپ کے ساتھ بھیجا۔ اس نے حضرتِ سیِّدُ نا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو حضرتِ سیِّدُ نا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی تشریف آوری کی خبر دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ جلدی سے باہر تشریف لائے اور ان سے معانقہ کرتے ہوئے پوچھا: ''اے ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! کیسے آنا ہوا؟'' فرمایا: ''مومن کی پردہ پوشی سے متعلق اس حدیث کے لئے جو میں نے مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی اور اب اسے سننے والوں میں میرے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں رہا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ جی ہاں! میں نے مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس نے دنیا میں مومن کے عیب کی پردہ پوشی کی تو بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سچ کہا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی سواری کی طرف پلٹے اور سوار ہو کر مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سائے کے علاوہ امیر مصر حضرت سیِّدُ نا مَسْلَمَۃ بن مُخَلَّد انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی تحفہ وغیرہ نہیں لیا تھا۔ (1)

{36}......حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہاشم یحییٰ دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص مصر تشریف لائے اور امیر مصر کے دربان سے فرمایا: ''امیر سے کہو! باہر تشریف لائیں۔'' دربان نے کہا: ''جب سے ہم یہاں آئے ہیں آپ کے علاوہ کسی اور نے اس طرح نہیں کہا، بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ امیر مصر سے ہماری حاضری کی اجازت مانگو۔'' انہوں نے فرمایا: ''ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ فلاں شخص دروازے پر آیا ہوا ہے۔'' امیر فوراً باہر تشریف لے آئے تو آنے والے شخص نے کہا: ''میں آپ کے پاس مسلمان کے عیب چھپانے والے کی فضیلت کے بارے میں حدیث دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں۔'' امیر مصر نے کہا کہ میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس نے کسی مسلمان کے عیبوں کو چھپایا گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کیا۔'' (2)

چار دن میں 30 اَحادیث:

{40}......حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ

(1) ......تاریخ مدینۃ، الرقم ۷۳۹۹ مسلمۃ بن مخلد، ج ۵۸، ص ۵۵.

(2) ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الستر علی المسلم، الحدیث: ۴۸۹۱، ج ۴، ص ۳۵۷.

میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''4 دن سے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں ہوں اور (اتنے دنوں میں) میں نے صرف 30 اَحادیث سنی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''4 دنوں میں 30 اَحادیث سن لینا تمہیں کم نظر آتا ہے، جبکہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے صرف ایک حدیث کے متعلق پوچھنے کے لئے سواری کا جانور خریدا اور اس پر سوار ہو کر مصر کا سفر فرمایا تھا اور تم ہو کہ تمہیں چار دنوں میں 30 اَحادیث کم لگتی ہیں۔''(1)

❁❁❁❁❁❁❁

تابعین و تبع تابعین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی روایتِ حدیث کا تذکرہ

سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جذبہ:

{42}......حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''کاش! میں ایک حدیث کی طلب میں دن رات سفر کرتا رہتا۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''(طلبِ حدیث کے لئے) حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقام ذوالحلیفۃ میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوتے رہتے تھے۔'' (2)

---

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ۵۳۴۷ عمرو بن ابی سلمہ، ج ۴۶، ص ۶۹.

(2)......المعرفۃ والتاریخ للفسوی، اخبار سعید بن المسیب، تحت الحدیث: ۲۵۰، ج ۱، ص ۲۴۹.

اللہ عَزَّوَجَلَّ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت:

{45}......حضرتِ سیِّدُ ناعبیداللہ بن عدی بن خیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مجھے ایک حدیث پہنچی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا اِنتقال ہو جائے اور یہ حدیث مجھے کسی اور سے نہ ملے۔ لہٰذا میں نے رختِ سفر باندھا اور عراق پہنچ کر ان سے حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے وہ حدیث بیان فرمائی اور عہد لیا کہ ''میں یہ حدیث کسی اور کے سامنے بیان نہ کروں۔'' اگر انہوں نے مجھ سے عہد نہ لیا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ وہ حدیث تمہیں بیان کروں۔

پھر اچانک ایک دن حضرتِ سیِّدُ ناعبیداللہ بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حال میں تشریف لائے کہ چادر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالی ہوئی تھی کہ اس کا ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں سروں کو سینے پر لا کر باندھ رکھا تھا۔ اسی حالت میں منبر پر چڑھ گئے، اسی دوران حضرتِ سیِّدُ نا اَشعث بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی تشریف لے آئے اور منبر کے ایک پائے کو پکڑ لیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبیداللہ بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم پر جھوٹ باندھتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ اَحادیثِ مبارکہ ہیں جو کسی اور کے پاس نہیں ہیں حالانکہ پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوت میں رہا کرتے تھے نہ کہ خلوت میں۔ لہٰذا جو احادیث لوگوں کے پاس نہیں ہیں وہ میرے پاس بھی نہیں ہیں سوائے اس تھیلے

میں رکھی ایک چیز کے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تھیلے میں سے ایک صحیفہ نکالا جس میں یہ تحریر تھا کہ ''جس نے (دین میں) کوئی بدعت (یعنی نئی چیز) اِیجاد کی یا بدعتی [1] (یعنی نئی چیز ایجاد کرنے والے) کو پناہ دی تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ تو اس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ ہی نَفْل۔'' [2]

ایک نیکی کے عوض 20 لاکھ نیکیاں:

{46}......حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مجھے ایک حدیث پہنچی کہ ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندۂ مومن کی ایک نیکی کے بدلے 10 لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔'' لہٰذا میں حج کے لئے نکلا حالانکہ میرا حج کا اِرادہ نہ تھا بلکہ فقط حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات مقصود تھی۔ چنانچہ، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کی روایت سے مجھے ایک حدیث پہنچی لہٰذا میں حج کے لئے آ گیا حالانکہ میرا حج کا ارادہ نہ تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات مقصود تھی۔'' ارشاد فرمایا: ''کون سی حدیث؟'' میں نے عرض کی: یہ حدیث کہ ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندۂ مومن کی ایک نیکی کے عوض 10 لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے یوں حدیث

---

[1] ......مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''خیال رہے کہ **بدعت و بدعتی** سے عقیدہ کی **بدعتیں و بدعتی** مراد ہیں جیسے رفض و خروج، وہابیت وغیرہ نہ کہ **عملی بدعتیں**، کہ وہ تو کبھی فرض واجب بھی ہوتی ہیں، جیسے کتبِ حدیث کا جمع کرنا، یا قرآنِ کریم کے تیس پارے اور علم فقہ وغیرہ۔'' (مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج ٤، ص ٢٠٨)

[2] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ٤٤٦٨ عبیداللّٰہ بن عدی، ج ٣٨، ص ٤٦.

بیان نہیں کی تھی۔ جس نے تجھے حدیث بیان کی ہے وہ اسے یاد نہ رکھ سکا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوعثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''میں نے گمان کیا کہ یہ حدیث ساقط ہے۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''میں نے تو اس طرح حدیث بیان کی تھی کہ ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندۂ مومن کو ایک نیکی کے عوض 20 لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا یہ کتاب اللّٰہ میں نہیں ہے؟'' میں نے عرض کی: ''وہ کیسے؟'' فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرض حسن دے تو اللّٰہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔ (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کثیر لاکھوں لاکھ سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ (1)

سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی دعائیں:

{47}......حضرتِ سیِّدُنا ابن دیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فلسطین کے رہنے والے تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت سے مجھے ایک حدیث پہنچی تو میں (فلسطین سے) سواری پر سوار ہوا طائف پہنچ کر ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے باغ میں اس شخص کا سہارا لئے ہوئے تھے، جس کے متعلق ملک

(1)......المسندللامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرہ، الحدیث: ۱۰۷۶۴، ج۳، ص ۶۱۰۔ الزھدللامام احمد بن حنبل، زھد علی بن الحسین، الحدیث: ۹۶۷، ص۱۹۳.

شام میں ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ شرابی ہے۔میں نے حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی:''اے ابو محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا آپ نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شرابی کے متعلق کچھ فرماتے سنا ہے؟'' یہ سن کر اس شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''شراب پینے والے کی 40 دن تک کوئی نماز قبول نہ کی جائے گی۔''

حضرتِ سیِّدُ نا ابن دیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: مجھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت سے ایک حدیث پہنچی ہے کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے روایت کرتے ہیں؟ پھر حدیث سنائی کہ ''بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بے شک قلم خشک ہو چکا۔'' حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں انہیں اجازت نہیں دیتا کہ یہ میری طرف سے کچھ بیان کریں مگر وہی بات جو انہوں نے مجھ سے سنی ہو۔'' پھر فرمایا کہ میں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''حضرتِ سلیمان بن داؤد عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے تین دعائیں مانگیں:

(۱)......سلطنت واِقتدار کا سوال کیا، ان کے بعد اب کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دعا قبول فرمائی (۲)......ایسے فیصلے کا سوال کیا جو اس کے فیصلے کے موافق ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں یہ بھی عطا فرما دیا اور (۳)......سوال کیا کہ جو شخص اس گھر (یعنی بیت المقدس) میں فقط ادائیگیٔ نماز کے ارادے سے آئے تو اسے بخش دیا جائے۔‘‘

یہاں تک ابوصالح نے حدیث بیان کی۔اس کے بعد مَعْن کچھ زائد الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ’’بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو تاریکی میں پیدا فرمایا پھر اپنی طرف کا خاص نوران پر ڈال کر جسے چاہا نعمت ایمان سے سرفراز فرمایا اور جسے چاہا محروم رکھا اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے علم ازلی سے جانتا ہے کہ کون محروم رہے گا اور کون مستفیض ہوگا تو جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی طرف سے نور عطا فرمایا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جسے محروم رکھا وہ گمراہ ہو گیا۔اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ بے شک قلم خشک ہو چکا۔‘‘ (1)

{48}......حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن رویم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن دیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جو بیت المقدس میں رہائش پذیر تھے۔آپ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لے گئے۔وہاں جانے کے بعد

1......المسند للامام احمد بن حنبل،مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص،الحدیث:٦٦٥٥، ج٢،ص ٥٨٩.

لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی جانب جانے والے راستے کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔'' چنانچہ، یہ بھی ان کے پیچھے ہو لئے اور انہیں ان کے ''وہط'' نامی کھیت میں پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن دیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: ''اے عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! یہ حدیث کیسے ہے؟ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہم تک پہنچی ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کون سی حدیث؟'' عرض کی: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا کعبۃُ اللّٰہِ الْمُشَرَّفَہ کے علاوہ دیگر مساجد میں ہزار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں انہیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ یہ میرے بارے میں ایسی بات کہیں جو میں نے نہ کہی ہو۔'' پھر فرمایا: میں نے تو حدیث یوں بیان کی تھی کہ ''حضرتِ سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بیت المقدس (کی تعمیر) سے فارغ ہوئے تو ایک نیاز پیش کی جو قبول کر لی گئی۔ پھر چند دعائیں مانگیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو بندۂ مومن توبہ کے ارادے سے اس گھر (یعنی بیت المقدس) میں محض اپنی خطاؤں اور گناہوں سے بری ہونے کے لئے تیرے حضور حاضر ہو تو تُو اس کی توبہ قبول فرما کر اسے گناہوں سے ایسا پاک فرما دے جیسا اس دن تھا کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (1)

......المعرفة والتاريخ للفسوى، الشام، تحت الرقم ١٦٨، ج ٢، ص ١٦٨.

ایک آیت کی خاطر کوفہ سے مدینے کا سفر:

{49}......حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کوفہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کے بارے میں مختلف آراء رکھتے تھے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (پ ۵، النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

چنانچہ، اس آیت کے متعلق دریافت کرنے کے لئے میں کوفہ سے مدینہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے باب میں نازل ہونے والی یہ آخری آیت ہے اور اسے کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔'' (1)

دُگنا اَجر:

{50}......حضرتِ سیِّدُ نا صالح بن صالح ہمذانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُ نا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اے ابوعَمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! ہمارے یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ''جب کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے تو وہ اس شخص کی مثل ہے جس نے اپنے قربانی کے جانور پر سواری کی۔'' حضرتِ سیِّدُ نا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ مجھے حضرتِ سیِّدُ نا ابو بردہ

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب و من یقتل مؤمنا......الخ، الحدیث: ۴۵۹۰، ج۳، ص۲۰۷.

بن ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین طرح کے لوگوں کو دُگنا اجر عطا کیا جائے گا: (۱)......اہلِ کتاب میں سے وہ شخص جو میری بعثت سے پہلے مومن (یعنی اپنے نبی عَلَیۡہِ السَّلَام پر ایمان رکھتا) تھا پھر مجھ پر بھی ایمان لے آیا تو اسے دُگنا اجر ملے گا (۲)......وہ شخص جس کے پاس باندی ہو، وہ اس کی اچھی تربیت کرے، اچھا ادب سکھائے پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کر لے تو اسے بھی دُگنا اجر ملے گا اور (۳)......وہ غلام جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا تو اسے بھی دُگنا اجر ملے گا۔''

(یہ روایت بیان کرنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے فرمایا) اسے بغیر کسی عوض کے لے لو ایک وقت وہ بھی تھا کہ کوئی شخص اس سے بھی مختصر حدیث کے حصول کے لئے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کا سفر کرتا تھا۔ (1)

رُکن یمانی اور حجرِ اَسود کا اِستلام:

{51}......حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے عرض کی گئی کہ ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو صرف ان دو رکنوں (یعنی حجرِ اسود اور رکن یمانی) کا اِستلام (2) کرتے

......المعرفة و التاريخ للفسوی، باب صالح بن محمد بن زائده، تحت الحديث: ۲۳٤، ج ۱، ص ۲۳۲.

......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 311 صفحات پر مشتمل کتاب رفیق الحرمین کے صفحہ 35 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرکے انہیں چوم لینا (استلام کہلاتا ہے)۔

دیکھتے ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''(ان) دو رکنوں کا اِستلام گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث حضرتِ سیدنا عطا بن سائب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس وقت بیان کی جب میں اور وہ حالت طواف میں تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ گویا انہوں نے محسوس کیا کہ مجھے اس حدیث کے سننے سے کوئی تعجب نہیں ہوا۔ تو فرمایا: ''اے ابن عیینہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)! کیا تم اس حدیث کو معمولی سمجھ رہے ہو؟ حالانکہ میں نے یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اگر اس حدیث کی طلب میں یوں یوں سفر اختیار کیا جائے تو ہی اس کا حق ادا ہو۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چنے ہوئے لوگ:

{55}......حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمارہ بن قعقاع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہوئے تو میں نے بھی ایک خچر کرائے پر لیا اور مقامِ قادسیہ میں ان سے جا ملا۔ انہوں نے مجھے ایک حدیث بیان کی کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منورہ، سلطانِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے قریش کے نوجوان گزرے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کے

......المعرفۃ والتاریخ للفسوی، مسعربن کدام، تحت الحدیث: ٥٤، ج٣، ص٥٢.

چہرۂ انور) کا رنگ متغیر (یعنی تبدیل) نہ ہوا لیکن جب اہلِ بیت اَطہار کے نوجوان گزرے تو چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔

ہم نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کے رخِ مبارک) پر ایسے آثار دیکھ رہے ہیں جو ہم پر گراں گزر رہے ہیں کہ جب قریش کے نوجوان گزرے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر نہ ہوا لیکن جب اہلِ بیتِ اَطہار کے نوجوان گزرے تو چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا؟'' پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے اہلِ بیت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آخرت کے لئے چنا ہے نہ کہ دنیا کے لئے۔ عنقریب یہ میرے بعد بے گھر اور بے یار و مددگار کئے جائیں گے اور سخت آزمائش میں ڈالے جائیں گے۔'' (1)

اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا جذبۂ طلبِ حدیث:

{57}......حضرتِ سیِّدُنا عبید اللّٰہ حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''کاش! میں ایک حدیث کی سماعت کے لئے ملک بملک سفر کرتا رہتا۔'' (2)

{58}......حضرتِ سیِّدُنا ابان بن ابو عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مجھ سے کہا: ''میں کوفہ سے بصرہ صرف اس حدیث کی خاطر آیا ہوں جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت سے مجھ

---

1 ......سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب خروج المهدی، الحدیث: ٤٠٨٢، ج٤، ص٤١١۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٠٤٣، ج١٠، ص٨٨.

2 ......سنن الدارمی، المقدمه، باب الرحلة فی طلب العلم و......الخ، الحدیث: ٥٦٣، ج١، ص١٤٩.

تک پہنچی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابان بن ابوعیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تو میں نے وہ حدیث انہیں بیان کردی۔'' (1)

ایک حدیث کے لئے مختلف ممالک کا سفر:

{59}......حضرتِ سیِّدُنا نصر بن حماد وراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے کے پاس بیٹھے کسی مسئلے پر گفتگو کررہے تھے۔ میں نے کہا کہ اسرائیل نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے، وہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور وہ حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ہم رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانہ میں گلّہ بانی (یعنی ریوڑ کی حفاظت) کیا کرتے تھے۔ ایک دن میں دربارِ اقدس میں حاضر ہوا۔ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اردگرد جمع تھے۔ میں نے حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرمادے گا۔'' میں نے ''واہ! واہ!'' کہا تو ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا، پلٹ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''وہ فرمان تو اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔'' میں نے عرض کی: ''کون سا فرمان؟'' بیان کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اس بات

(1)......المحدث الفاصل بين الراوی والواعی، باب القول فی أوصاف الطالب......الخ، ص۲۲۳.

کی گواہی دے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

حضرتِ سیِّدُنا نصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر تشریف لائے اور مجھے طمانچہ رسید کیا، پھر واپس چلے گئے تو میں ایک کونے میں ہو کر بیٹھ گیا۔ (کچھ دیر بعد) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''اسے کیا ہوا کہ رو رہا ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ادریس عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے عرض کی: ''آپ نے ان سے برا سلوک کیا۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو حدیث یہ بیان کر رہا تھا اس میں غور کرو۔ بے شک حضرتِ سیدنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے مجھے یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بیان کی۔'' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے عرض کی کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کون ہیں؟'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غضب ناک ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مسعر بن کدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے کہا: ''یہ روایت یا تو درست فرما دیں یا پھر جو کچھ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے لکھا ہے میں اسے پھاڑ دیتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے مزید فرمایا کہ میں نے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا سفر اختیار کیا حالانکہ میرا حج کا ارادہ نہ تھا بلکہ طلبِ حدیث کی نیت تھی۔ چنانچہ، میں نے ان سے ملاقات کی اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم نے بیان کی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہیں اور وہ اس سال حج کے لئے نہیں آئے۔'' تو پھر میں نے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا سفر اختیار کیا اور حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم سے ملاقات کر کے حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے تو یہ حدیث تمہارے یہاں کے حضرتِ سیدنا زیاد بن مخراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے بیان کی ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے ان کا ذکر کیا تو میں نے کہا: ''یہ حدیث کیسی ہے؟ ابھی کوفی تھی اچانک مدنی ہوگئی اور پھر بصری ہوگئی۔''

فرماتے ہیں: پھر میں نے بصرہ کا سفر اختیار کیا اور ان سے ملاقات کے بعد حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ''تم اس کے اہل نہیں ہو۔'' میں نے کہا: ''مجھے یہ حدیث بیان کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''اس کا ارادہ ترک کر دو۔'' میں نے کہا: ''آپ مجھے یہ حدیث بیان کیجئے۔'' کہنے لگے: ''مجھے یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کی، وہ ابوریحانہ سے، وہ حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور وہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ

لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں۔‘‘

حضرتِ سیِّدُ نا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُ نا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا تو میں نے کہا: ’’مجھے اس حدیث نے ہلاکت میں مبتلا کر دیا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو یہ مجھے اپنے اہل وعیال، مال و متاع اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘ (1)

{61}......حضرتِ سیِّدُ نا ہُشیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ’’اگر میں دو شہروں (بصرہ وکوفہ) میں سے کسی ایک میں ہوں اور مجھے پتا چلے کہ دوسرے شہر میں (کسی کے پاس) ایک حدیث ہے تو میں اس کے حصول کے لئے سفر کروں گا حتیٰ کہ اس کی سماعت کرکے واپس لوٹ آؤں۔‘‘

{62}......حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ’’ایک ہزار لوگوں سے محبت کی خاطر ایک شخص سے دشمنی نہ کرو۔‘‘ (اس قول کے ایک راوی) حضرتِ سیِّدُ نا ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر کرتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے اور اس قول کے متعلق دریافت کیا میں نے انہیں یہ بات بیان کی تو فرمانے لگے: ’’میں مرو سے صرف اسی کے لئے سفر کرکے آیا ہوں۔‘‘ (2)

{63}......حضرتِ سیِّدُ نا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُ نا اُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۸۹۸ شھر بن حوشب، ج۵، ص۷۵، بتغیرٍ قلیلٍ.

......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ۲۵۵۰ سعید بن محمد، ج۲۱، ص۲۸۹.

تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت سے ایک حدیث بیان کی، جب میں نے ان کی مجلس سے جانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا: ''میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے آیا ہوں حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی بقیدِ حیات ہیں۔'' چنانچہ، میں سواری پر سوار ہوا اور مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں حاضر ہو کر ان سے ملاقات کی اور عرض کی: ''حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُلَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرتِ سیِّدُنا ابو قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور وہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانے کا ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں! یہ حدیث مجھے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُلَی بن رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کی کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانے کا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ التَّوَّاب فرماتے ہیں: جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس سے جانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص نے کہا: ''میں مصر سے آیا ہوں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُلَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مصر میں ابھی بقیدِ حیات ہیں۔''

(1) ......صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور......الخ، الحدیث: ۱۰۹۶، ص ۵۵۲.

فرماتے ہیں: میں سوار ہوکر مصر پہنچا اور ان کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھوڑے پر سوار میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کوئی کام ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں! حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی ہے جسے آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور انور، نُوْر مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانے کا ہے۔'' انہوں نے فرمایا: جی ہاں! یہ حدیث مجھے میرے والد نے، حضرتِ سیِّدُنا ابو قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اور انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانے کا ہے۔'' (1)

{64}...... حضرتِ سیِّدُنا حافظ سلیمان بن داؤد شاذ کونی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ میں کتابت حدیث کے سلسلے میں بیسیوں بار کوفہ گیا، حضرتِ سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث لکھیں۔ جب میں بصرہ لوٹا اور ''بنانہ'' میں پہنچا تو میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی خَدُّوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، انہوں نے کہا: ''اے سلیمان! کہاں سے آرہے ہو؟'' میں نے کہا: ''کوفہ سے۔'' پوچھا: ''کس کی احادیث لکھی ہیں؟'' کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی۔'' پوچھا: ''کیا ان کا سارا علم قلم بند کر لیا ہے؟''

(1)......صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور......الخ، الحدیث: ۱۰۹۶، ص ۵۵۲.

میں نے کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''کچھ بھولے تو نہیں۔'' کہا: ''نہیں۔'' کہنے لگے: تو حضرتِ سیِّدُ نا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کے طریق سے حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ حدیث بھی لکھی ہوگی کہ ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی جو سیاہی میں کھاتا، سیاہی میں دیکھتا اور سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کا منہ، آنکھیں اور ٹانگیں سیاہ تھیں)۔'' (1)

میں نے کہا: ''نہیں۔'' کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رلائے! تم کوفہ میں کیا کرتے رہے ہو؟'' فرماتے ہیں: میں اپنا تھیلا اہلِ نرس (2) کے پاس رکھوا کر کوفہ واپس لوٹ گیا اور حضرتِ سیِّدُ نا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: ''کہاں سے آ رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''بصرہ سے۔'' فرمایا: ''واپس کیوں آئے ہو؟'' میں نے کہا: ''ابن ابی خَدُّوَیَہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعلق ایسا ایسا تذکرہ کیا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا حافظ سلیمان بن داؤد شاذ کونی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''انہوں نے مجھے وہ حدیث بیان کی پھر میں واپس لوٹ آیا اور مجھے کوفہ میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہ تھا۔'' (3)

{65}......حضرتِ سیِّدُ نا ورّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرتِ سیِّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام مجھ سے خطوط لکھوایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ

1 ......سنن الترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء یستحب من الاضاحی، الحدیث: ١٥٠٢، ج٣، ص١٦٤، تقدمًا و تأخرًا.

2 ......نرس ایک نہر ہے جسے نرسی بن بہرام نے کھدوایا تھا۔

3 ......تاریخ بغداد، الرقم ٤٦٢٧ سلیمان بن داود، ج٩، ص٤٤.

تَعَالٰی عَنْہ کو ایک مکتوب لکھو کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرمانے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ،لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَاۤ اَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ(1)۔'' (2)

رُوَّاتِ حدیث میں سے ایک راوی طاہر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا صالح جزرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں خراسان صرف حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ وہ حدیث سننے کے لئے حاضر ہوا ہوں جسے وہ حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن عمیر اور حضرتِ سیِّدُنا مسیّب بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمَا سے روایت کرتے ہیں۔''

{66} ......حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جب یہ آیتِ مبارکہ: وَتُعَزِّرُوْہُ (پ٢٦،الفتح:٩) ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم کرو۔ نازل ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(جانتے ہو) اس سے کیا مراد ہے؟'' ہم نے عرض کی: ''اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

......ترجمۃ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو جو کچھ عطا فرماتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لیتا ہے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے مقابل غنی کو غنا نفع نہیں پہنچاتی۔

......صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، الحدیث: ٨٤٤، ج١، ص٢٩٤.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس سے مراد ''لِتَنْصُرُوْہُ'' ہے یعنی تم ان کی مدد کرو۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابومحمد بن ابوسفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے بغداد میں سنی تھی پھر انہوں نے یہ حدیث مجھے شام میں بیان کی اور ملک کی سرحد کی طرف تشریف لے گئے۔ میں (سرحدی شہر) عین زربہ میں ان سے جاملا اور میری دوسری بار کے سفر کے وقت انہیں وہاں رہتے ہوئے 53 سال ہوگئے تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو وہ مجھے بار بار ٹالتے رہے (میرے زیادہ اصرار کرنے پر) ان اَلفاظ میں حدیث بیان کی جس کا ذکر میں نے ابھی کیا۔ پھر اسی سال ان کا اِنتقال ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابومحمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ''آج اس حدیث کا مجھ سے زیادہ کسی کو علم نہیں۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

{...... تعریف اور سعادت ......}

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ٦٨٥ ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ٢٢، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٧١، ج٤، ص ٣٨٨)

---

(1) ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ٤٠٥ ابراھیم بن سعید، ج٦، ص ٤١٢.

عُلُوِّ اسناد[1] کی تلاش وجستجو کے لئے سفر

غم ناک خبر:

{67}......حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عُسَیْلَة صُنَابِحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہجرت کب کی؟'' فرمایا: حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ پُر ملال کے موقع پر مقام جُحْفَہ میں ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے کیا خبر ہے؟'' اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بڑی غم ناک خبر ہے۔ ہم نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پرسوں دفن کیا ہے۔'' [2]

{71}......حضرتِ سیِّدُ نا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُ نا عطا بن ابی رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ

---

[1]......حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: ''عُلُوِّ اسناد کو حاصل کرنا دین سے ہے۔ **عُلُوِّ اسناد کی تعریف:** اتصالِ سند کے ساتھ ساتھ سندِ حدیث میں واسطوں کا کم ہونا عُلُوِّ اسناد کہلاتا ہے۔ **اس کی تحصیل کا طریقہ:** مُحدِّث کسی راوی سے حدیث کی سماعت کرے اور اس راوی کا شیخ موجود ہو تو مُحدِّث اس شیخ کے پاس جا کر بالمشافہہ اس کی سماعت کرے۔ دورانِ سند اسی طرح سے واسطوں کو کم کیا جاتا ہے۔ **اس کا فائدہ:** اس سے سندِ حدیث تقریباً خلل و بگاڑ سے محفوظ ہو جاتی ہے کیونکہ رجالِ سند میں سے ہر شخص میں یہ احتمال پیدا ہوسکتا ہے کہ ممکن ہے، نقل میں خلل اسی کی جہت سے واقع ہوا ہو، لہٰذا جب واسطے کم ہو جائیں گے تو خلل کے احتمال کی جہتیں بھی کم ہو جائیں گی، لہٰذا عُلُوِّ سند حدیث میں قوت پیدا کر دیتی ہے۔ (منہج النقد فی علوم الحدیث، الباب السادس، الفصل الاول فی علوم السندمن حیث الاتصال، الرقم٦۔العالی، ص٣٥٨)

[2]......تاریخ مدنیة، الرقم٣٨٩٢عبد الرحمن بن عسیلة، ج٣٥، ص١٢٩.

شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تو میں نے دل میں کہا کہ میں رمضان المبارک کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضری دوں گا لیکن رمضان المبارک میں ہی ان کا اِنتقال ہوگیا۔اِنتقال کے وقت حضرتِ سیِّدُ نا ابن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔حضرتِ سیِّدُ نا عمارہ بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا:''تم حضرتِ سیِّدُ نا قیس بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْاَحَد کی صحبت اختیار کرلو کیونکہ وہ حضرتِ سیِّدُ نا عطا بن ابی رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑے فقیہ ہیں۔'' (1)

ملاقات کی حسرت پوری نہ ہوئی:

{73}......حضرتِ سیِّدُ نا علی بن عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرتِ سیِّدُ نا ھُشَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر سے ملاقات کے لئے''واسط'' سے''کوفہ''روانہ ہوئے میں واسط سے نکل کر ابھی چند فرسخ ہی طے کر پایا تھا کہ ابو معاویہ یا کسی اور سے میری ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' کہا قرض کی ادائیگی کی کوشش میں ہوں۔''میں نے کہا: ''میرے ساتھ چلو میرے پاس 4 ہزار درہم ہیں،2 ہزار تمہیں دے دوں گا۔'' چنانچہ، میں اسے اپنے ساتھ لے کر واپس لوٹا اور 2 ہزار درہم اسے دے کر کوفہ کی جانب چل دیا اور دوسرے دن شام کے وقت کوفہ پہنچا جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا ھُشَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبح کے وقت کوفہ پہنچ کر حضرتِ سیِّدُ نا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر سے 40 اَحادیث کی سماعت کا شرف حاصل کرلیا۔میں غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر

......الکامل فی ضعفاء الرجال،الرقم ١ ٣ ٤ حماد بن سلمه، ج٣، ص٣ ٤ .

حضرتِ سیِّدُ نا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کے دروازے پر حاضر ہوا تو اچانک ایک جنازے پر نظر پڑی۔ میں نے پوچھا: ''کس کا جنازہ ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''حضرتِ سیِّدُ نا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کا۔'' میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہاں پر موجود ایک شیخ نے مجھ سے کہا: ''اے نوجوان! کیوں رو رہے ہو؟'' میں نے کہا: ''میں سماعتِ حدیث کے لئے ان کے پاس حاضر ہوا تھا ان کا تو اِنتقال ہو چکا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''میں تمہیں ایسے شخص کا پتا بتاؤں جو ان کی والدہ کی رخصتی کے موقع پر حاضر تھا۔'' میں نے کہا: ''بتایئے!'' فرمایا: ''لکھو! مجھے حضرتِ سیِّدُ نا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت بیان کی ہے۔''

حضرتِ سیِّدُ نا علی بن عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس ایک ماہ تک اَحادیث لکھتا رہا۔ ایک دن میں نے ان سے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ ہیں کون؟'' فرمایا: ''ایک ماہ سے احادیث کی سماعت کر رہے ہو اور ابھی تک مجھے پہچانا نہیں؟ میں حصین بن عبدالرحمٰن ہوں۔ میری اور حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ملاقات کے درمیان سات درہموں (1) کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ حضرتِ سیِّدُ نا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے حدیث سنتے اور

......حضرتِ سیِّدُ نا حصین بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان (مکاتب) غلام تھے جو اپنی آزادی کے لئے محنت مزدوری کیا کرتے تھے تاکہ علمِ دین کے حصول کے لئے وقت مل سکے لیکن اس کام میں مشغولیت کے باعث حضرتِ سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات نہ کر سکے۔ جب آزادی کا وقت قریب آیا بایں طور کہ ان پر کچھ درہم باقی رہ گئے تھے تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا وصال ہو گیا، انہیں بہت افسوس ہوا کہ ان سے ملاقات کی حسرت پوری نہ ہو سکی۔

آ کر مجھے بیان کر دیتے تھے۔'' (1)

{74}......حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللہ بن وہب مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابن سمعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان کے اردگرد لوگوں کا ہجوم ہے جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ، سماعت حدیث کے لئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب ان سے سماعتِ حدیث کر کے فارغ ہوا تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن سمعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان تشریف لے جا چکے تھے، لہٰذا میں ان کے دولت خانے پر حاضر ہوا تو لوگوں نے بتایا کہ ''وہ آرام فرما رہے ہیں۔'' میں نے کہا: ''میں حج کے لئے دوبارہ آؤں گا تو ملاقات کر لوں گا۔'' پھر جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو چکا تھا۔ (2)

{77}......حضرتِ سیِّدُ نا ابو محمد عبد الرحیم بن حازم بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مکی بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا کہ ''150 ہجری کے بعد میں نے حضرتِ سیِّدُ نا لیث، حضرتِ سیِّدُ نا ابن لہیعہ اور حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ بن عُلَی رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے علاوہ **طلبِ حدیث** کے لئے کسی اور کی طرف سفر نہیں کیا۔ لہٰذا جب میں مصر پہنچا تو (معلوم ہوا کہ) حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ بن عُلَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تین دن پہلے انتقال فرما چکے ہیں۔'' (3)

(1)......الجامع لأخلاق الراوی، باب الرحلة فی الحدیث/القول عندالورود......الخ، الحدیث: ١٧٥٠، ج٥، ص٦.

(2)......التعدیل والتجریح لسلیمان بن خلف الباجی، الرقم ٨٦٠ عبداللہ بن وھب، ج٢، ص٩٤٦.

(3)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ٧٦٢٦ مکی بن ابراھیم بن بشیر، ج٦٠، ص٢٤٥.

{78}......حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ''160ھجری میں، میں نے حج کیا اور حضرتِ سیِّدُنا اسرائیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے ملاقات کے ارادے سے **کوفہ** حاضر ہوا۔ لوگوں نے (پرتپاک طریقے سے) میرا اِستقبال کیا پھر بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا اسرائیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل اِنتقال فرما چکے ہے۔''

خوفِ خدا ہرگز نہ چھوڑنا:

{79}......حضرتِ سیِّدُنا ابو عبید قاسم بن سلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے **سماعتِ حدیث** کے لئے بصرہ گیا۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ان کا وصال ہو چکا ہے۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے اپنے جذبات کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: ''اگر علم حاصل نہیں کرسکے تو خوفِ خدا ہرگز نہ چھوڑنا۔'' (1)

{80}......حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عبداللّٰہ عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوداؤد طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ثقہ (یعنی بااعتماد) راوی اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ **سماعتِ حدیث** کے لئے میں نے ان کی طرف سفر اختیار کیا۔ جب پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے آنے سے چند دن قبل اِنتقال فرما گئے ہیں۔'' (2)

سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت:

{81}......حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ٥٦٥٨ القاسم بن سلام، ج٤٩، ص٧٧.

(2)......تهذيب التهذيب، حرف السين، الرقم ٢٦٢٦ سليمان بن داود طيالسى، ج٣، ص٤٧٠.

حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّد نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے آگے چل رہا تھا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے حضورنبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''اے ابودرداء! ان کے آگے چلتے ہو جو تم سے افضل ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''یَارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان کی کیا شان ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ ابو بکر و عمر ہیں اور انبیاء و مرسلین عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوتا جو ابو بکر و عمر سے بہتر ہو۔''

حضرتِ سیِّدُ نا احمد بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَحَد فرماتے ہیں: یہ حدیث میں نے حضرتِ سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے ابوالعباس ولید بن عبدالعزیز بن عبدالمالک کے پاس لے چلو تاکہ میں ان سے اس حدیث کی سماعت کرلوں۔'' میں نے عرض کی: ''وہ تو (مقام) ثقبہ میں رہتے ہیں اور ثقبہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔'' ایک دن ہم نے صبح سویرے ایک قرشی شخص کو دفنایا تو حضرتِ سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم مجھے اُن کے پاس لے چلو گے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں!'' چنانچہ، ہم ان سے ملاقات کے ارادے سے چل دیئے۔ جب داؤد بن عیسٰی کے محل کے پاس پہنچے تو ہماری ملاقات ان کے چچا زاد بھائی سے ہوئی۔ اس نے حضرت سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے کہا: ''اے ابو بکر! کہاں کا ارادہ ہے؟'' فرمایا: ''ابوالعباس (سے ملاقات) کا۔'' اس نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابوالعباس پر رحم فرمائے! کل ہی ان کا وصال ہوا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ

الْوَلِی نے فرمایا: ''یہ حسرت رہ گئی۔'' پھر فرمایا: ''میں اس حدیث کی تجھ سے سماعت کرتا ہوں۔'' پھر ہم حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کے پاس گئے۔ اس وقت وہ حدیث بیان فرمارہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: ''جریج والی حدیث حضرتِ سیِّدُ نا ابو عثمان سعید بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر سے بیان کرو۔'' میں نے انہیں وہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''اس نے تو تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع کردیا۔'' میں نے حضرتِ سیِّدُ نا امام حمیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے عرض کی: ''ہر شک وشبہ کا قلع قمع کیسے ہو گیا؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''لوگوں (یعنی اھلِ تَشَیُّع) کا یہ گمان ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے افضل امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ لہٰذا کسی اور کو ان کا رتبہ نہیں دیا جاسکتا۔ تو جب مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو فرمایا تو ہم نے جان لیا کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نہ نبی ہیں نہ رسول تو اس طرح تمام شکوک وشبہات جڑ سے اکھڑ گئے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

شُماتَت کی تعریف

دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو شماتت کہتے ہیں۔

(حدیقه ندیه شرح طریقه محمدیه، ج ۱، ص ٦٣١)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۳۳۹۸ ابو بکر الصدیق، ج ۳۰، ص ۲۱۰.

وہ واقعات جو مصنف نے ذکر نہیں کئے

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے سفر:

مصنف نے اس موضوع سے متعلق کثیر روایات ذکر نہیں فرمائیں کیونکہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی وصیت، خطبہ یا حدیث سننے کے لئے سفر کرتے تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شرف حاصل کریں اور کثیر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صرف ایک سوال پوچھنے کی خاطر سفر کرتے جوان پر دشوار ہو جایا کرتا تھا۔

خواہشِ صحابہ:

{82} ......حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا تھا کہ ہم رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی چیز کے بارے میں (غیر ضروری) سوال کریں۔ لہٰذا ہماری یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ کوئی عقل مند دیہاتی حاضرِ خدمت ہو کر سوال کرے تا کہ ہم سن لیں۔ چنانچہ، ایک بار ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کی: ''اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اور یہ گمان ظاہر کیا کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے عرض کی: ''آسمان کو کس نے پیدا کیا؟'' ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے۔'' عرض کی: ''زمین کو کس نے پیدا کیا؟'' ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے۔'' عرض کی: ''پہاڑوں کو اور ان میں جو کچھ ہے اسے کس نے بنایا؟'' ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے۔''

اس نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آسمان وزمین پیدا کئے اور پہاڑ قائم کئے! کیا اسی نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' اس نے عرض کی: ''قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ دن اور رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! کیا اسی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' عرض کی: ''قاصد نے یہ بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ ہمارے مالوں میں ہم پر زکوٰۃ بھی فرض ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کا حکم دیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' عرض کی: ''قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر ہر سال رمضان کے مہینے میں روزے فرض ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! کیا اسی نے اس کا حکم دیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' عرض کی: ''قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم میں سے جو حج پر جانے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔'' حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس پر نہ زیادتی کروں گا نہ کمی۔'' تو مصطفٰی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔'' (1)

{83}...... یہ حدیث بھی ماقبل روایت کی ہم معنی ہے۔ اس کے آخر میں یہ زائد ہے کہ ''پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) جو کچھ لائے ہیں میں اس پر ایمان لایا۔ میں اپنی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضِمَام بن ثعلبہ ہے اور میں بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔''(2)

{85}...... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اہلِ نجد میں سے ایک پراگندا بال شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا جس کی آواز کی گرج تو سنائی دیتی تھی مگر بات سمجھ نہیں آتی تھی۔ اس نے قریب آتے ہی **اسلام** کے متعلق سوال کیا۔ حضور نبئ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔'' اس نے عرض کی: ''کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور بھی کچھ لازم ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! مگر یہ کہ تو نَفْل ادا کرے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اور ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں۔'' عرض کی: ''کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور بھی کچھ لازم ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! مگر یہ کہ تو بطورِ نَفْل (کچھ روزے) رکھے۔'' پھر ارشاد فرمایا:

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب السوال عن الارکان......الخ، الحدیث:۱۲، ص۲۵.

(2)......صحیح البخاری، کتاب العلم، باب القرأۃ والعرض......الخ، الحدیث:۶۳، ج۱، ص۳۹.

''اور زکوٰۃ فرض ہے۔'' اس نے عرض کی: ''کیا مجھ پر اس کے علاوہ اور بھی کچھ لازم ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! مگر یہ کہ تو بطورِ نَفْل (کچھ صدقہ وخیرات) کرے۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص یہ کہتا ہوا لوٹ گیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس پر زیادتی کروں گا نہ کمی۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا۔'' (1)

یہ شخص ضمام بن ثعلبہ نہیں تھا، کیونکہ ضمام سعدی بکری کی زلفیں تھیں جیسا کہ ''المسند اور المعجم الکبیر للطبرانی'' میں ہے، نیز یہ اہلِ نجد میں سے ہے۔ دونوں کے ملک بھی جدا ہیں اور شکل وہیئت بھی مختلف ہے۔

چار چیزوں کا حکم اور چار کی ممانعت:

{86} ......حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: قبیلہ عبدقیس کا وفد جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم کون ہو؟ (یا فرمایا:) کس قوم کا وفد ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''بنو ربیعہ (قبیلے سے) ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قوم کے وفد کو خوش آمدید، نہ شرمندہ ہوا اور نہ ہی نادم۔'' عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ کسی اور موسم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان کفار کا قبیلہ ''مضر'' حائل ہے۔ لہٰذا

---

(1) ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الزکاۃ من الاسلام، الحدیث: ٤٦، ج ١، ص ٢٩.

ہمیں کسی ایسی بات کا حکم دیجئے جس کی ہم پیچھے رہ جانے والوں کو خبر دیں اور (اس پر عمل کرکے) جنت میں داخل ہو جائیں۔'' اور انہوں نے شراب کے متعلق بھی سوال کیا۔ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیتے اور چار سے منع کرتے ہوئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا: ''جانتے ہو توحید کیا ہے؟'' عرض کی: ''اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں)۔'' ارشاد فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے رسول ہیں۔ (جن چار چیزوں کا حکم فرمایا وہ یہ ہیں:) (1)......نماز قائم کرنا (2)......زکوٰۃ ادا کرنا (3)......رمضان کے روزے رکھنا اور (4)......مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ جن چار چیزوں سے منع فرمایا: وہ یہ ہیں: (1)......حَنْتَم (2)......دُبَّاء (3)......نَقِیْر اور (4)......مُزَفَّت یا مُقَیَّر[1]۔ ارشاد فرمایا: انہیں اچھی طرح یاد کرلو! اور پیچھے رہ جانے والوں کو ان کے بارے میں بتا دینا۔''[2]

جن چیزوں سے منع کیا گیا تھا یہ وہ برتن تھے جن میں شراب بنائی جاتی تھی۔ لہٰذا (شراب سے نفرت دلانے کے لئے) ان برتنوں سے بھی منع کر دیا گیا۔[3]

1......**یہ شراب کے 4 برتن ہیں:**......حَنْتَم: یہ سبز رنگ کا گھڑا ہوتا تھا......دُبَّاء: خشک کدو کو کھوکھلا کرکے اس سے شراب کے لئے برتن بنایا جاتا تھا......نَقِیْر: کھجور کے تنے کو اندر سے کھوکھلا کرکے برتن بنایا جاتا تھا......مُقَیَّر: وہ برتن جس پر تارکول ملا جاتا تھا......مُزَفَّت: لکڑی کا پیالہ تیار کرکے اس پر تارکول مل دیا جاتا تھا۔ (از مصنف)

2......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس، الحدیث: ٥٣، ج ١، ص ٣٣.

3......صَدْرُ الشَّرِیْعَہ بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بعض......

زنا کی سزا:

{ 87 }...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ اور حضرتِ سیِّدُ نا زید بن خالد جہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کو قسم دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے کتاب اللّٰہ (یعنی قرآنِ پاک) سے فیصلہ فرما دیجئے۔'' اور فریقِ مخالف جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اس نے عرض کی: ''ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللّٰہ سے ہی فیصلہ کیجئے اور مجھے اجازت مرحمت فرمائیے۔''

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بولو!'' اس نے عرض کی: ''میرا بیٹا اس کا ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور مجھے بتایا گیا کہ اسے رجم کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے 100 بکریاں اور ایک باندی بطورِ فدیہ دے کر اہلِ علم سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اسے 100 کوڑے مار کر ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا جائے اور عورت کو رجم کیا جائے۔'' تو مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تمہارا فیصلہ کتاب اللّٰہ سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تجھے لوٹا دی جائیں گی اور تیرے بیٹے کو 100 کوڑے مار کر ایک سال کے لئے جلا

......خاص برتنوں میں نبیذ بنانے کی ابتدا میں ممانعت آئی تھی مگر بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔''

(بہارِ شریعت، حصہ ١٧، ج ٣، ص ١٢، مطبوعہ مکتبہ رضویہ)

وطن کر دیا جائے گا[1] اور (فرمایا:) اے اُنیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جا کر دریافت کرنا اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کر دینا۔''

راوی فرماتے ہیں: ''صبح اس کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس کے اعتراف کرنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔'' [2]

اَعرابی اپنے رفیق کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں انہی اَحکامات کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا جبکہ اسے اس کے علاوہ کوئی اور کام نہ تھا۔

فراستِ مصطفٰے:

{88}......حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ......مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، ج1، صفحہ 277** پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''کیونکہ ان کا بیٹا کنورا تھا اور دوسرے کی بیوی شادی شدہ، محصنہ۔ کنوارے زانی کی سزا کوڑے ہیں اور شادی شدہ محصنہ کی سزا رجم ہے۔''

اور **صفحہ 278** پر فرماتے ہیں: ''سو کوڑے تو حد کے طور پر اور ایک سال کا دیس نکالا (یعنی جلاوطنی) بطورِ تعزیر کہ اگر امام اس میں مصلحت دیکھے تو یہ سزا بھی دے سکتا ہے۔ یہی ہمارا (یعنی احناف کا) مذہب ہے۔ (حضرتِ سیِّدُنا) امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) کے ہاں یہ بھی حد ہے مگر (حضرتِ سیِّدُنا) امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کا قول قوی ہے کیونکہ (امیر المؤمنین) حضرت (سیِّدُنا) عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک بار زانی کو دیس نکالا دیا وہ کفار سے جا ملا تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پھر یہ سزا نہ دی۔ اگر یہ بھی حد ہوتی تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اسے بند نہ کرتے۔''

2 ......صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط التی لا تحل فی الحدود، الحدیث: ٢٧٢٤-٢٥، ج٢، ص ٢٢١.

وَسَلَّم ! میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔'' پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' عرض کی: ''سرخ۔'' ارشاد فرمایا: ''ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''یہ کہاں سے آ گئے؟'' عرض کی: ''ممکن ہے اسے کسی رگ نے کھینچا ہو۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ بھی ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔'' (1)

سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جذبہ:

{89}......حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اگر مجھ پر قرآنِ کریم کی صرف ایک آیت کا معاملہ دشوار ہو جائے اور مقام ''برکِ غِماد'' میں موجود ایک شخص کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے حل کر سکے تو میں ضرور اس کی طرف سفر کروں گا۔'' (2)

❁❁❁❁❁❁❁

اِسراف کی تعریف

غیرحق میں صرف (یعنی خرچ) کرنا۔(فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۱، ص۶۹۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاهور) مثلاً نافرمانی کی جگہوں پر خرچ کرنا۔

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب المحاربین من......الخ، الحدیث:٦٨٤٧، ج٤، ص٣٥١.

(2)......معجم البلدان، باب الباء والراء مایلیه، ج١، ص٣١٧.

تابعینِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے واقعات

عالِمِ مدینہ:

{90 }......حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قریب ہے کہ لوگ طلبِ علم کے لئے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے پھر بھی عالِمِ مدینہ سے بڑا عالم کسی کو نہ پائیں گے (1)۔'' (2)

حصولِ علم کے لئے مسلسل جدوجہد:

{92 }......حضرتِ سیِّدُ نا علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا اِمام عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے عرض کی گئی: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

(1)......مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، ج1، صفحہ 213** پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی میرے بعد قریب ہی لوگ **تلاشِ علم** میں ہر طرف سفر کریں گے اور مدینۂ منورہ میں ایک ایسا **عالم** ہوگا کہ اس کے مقابلے میں اس وقت مدینہ میں بھی کوئی **عالم** نہ ہوگا چہ جائیکہ اور جگہ۔ ان دو بزرگوں (یعنی حضرتِ سیِّدُ نا ابن عیینہ اور حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرزاق عَلَیْہِمَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق) کی رائے ہے کہ اس **عالم** سے مراد حضرتِ (سیِّدُ نا) امام مالک (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق) ہیں کہ آپ امامِ مذہب ہیں (حضرتِ سیِّدُ نا) امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) کے استاد ہیں خیال رہے کہ یہ اس وقت کے لحاظ سے ہے ورنہ (حضرتِ سیِّدُ نا) امام مالک (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق) سے پہلے حضرات امام اعظم ابوحنیفہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) وغیرہم بڑے بڑے عُلَما گزرے۔''

(2)......جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، الحدیث: ٢٦٨٩، ج٤، ص٣١١.

نے تمام علم کیسے حاصل کیا؟''فرمایا:''مجھے یہ علم بیٹھ رہنے کو ترک کرنے، شہر بہ شہر گھومنے، پتھروں کی طرح صبر کرنے اور کوّے کی طرح صبح سویرے اٹھنے (یعنی مسلسل عزم و استقلال) کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔'' (1)

{93}......حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے عرض کی گئی: ''کیا کسی نے عُلُوِّ سند کے لئے سفر اختیار کیا ہے؟''تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''کیوں نہیں، بخدا! معاملہ اس سے بھی سخت تر ہے۔حضرتِ سیِّدُنا علقمہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَسود عَلَیْہِمَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کے پاس امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ ایک حدیث پہنچی،تو انہوں نے اس پر قناعت نہ کی بلکہ امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کی سماعت کی۔'' (2)

یہ دو جلیل القدر تابعی بزرگ ایک ماہ کی مسافت طے کر کے عراق سے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا فقط اس لئے حاضر ہوئے تا کہ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے، بذاتِ خود حدیث کی سماعت کرلیں۔''

{94}......حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:''اپنی معلومات کے مطابق حضرتِ سیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو طلبِ علم کی جستجو (تلاش) میں رہا ہو۔'' (3)

1......تذکرۃ الحفاظ،الطبقۃ الثالثۃ،الرقم٧٦،الشعبی،ج١،الجزء الاول،ص٦٤.

2......مقدمۃ ابن الصلاح،النوع الثامن والعشرون:معرفۃ آداب طالب الحدیث،ص١٤٣.

3......مصنف ابن ابی شیبۃ،کتاب الادب،باب فی الرحلۃ فی طلب العلم،الحدیث:١، ج٦،ص١٨٩.

{95}......حضرتِ سیِّدُ نا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُ نا مسروق اور حضرتِ سیِّدُ نا ابو سعید عَلَیْہِمَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے ایک حرف کی تلاش کے لئے سفر فرمایا۔'' (1)

علم کی جستجو میں شہر بہ شہر سفر:

{96}......حضرتِ سیِّدُ نا امام مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''میں مصر میں قبیلہ بنی ھُذَیْل کی ایک عورت کا غلام تھا۔ اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے اس وقت تک نہ نکلا جب تک کہ اپنے گمان کے مطابق وہاں جتنا علم تھا اسے حاصل نہ کر لیا۔ پھر میں حجاز آیا اور وہاں جتنا علم تھا اسے حاصل کر کے ہی وہاں سے نکلا۔ پھر عراق آیا اور اس وقت تک وہاں سے نہ گیا جب تک کہ اپنے علم کے مطابق جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل نہ کر لیا۔ پھر شام آیا اور وہاں گھومتا رہا اور انعام وعطیہ وغیرہ کے متعلق کئی لوگوں سے سوال کیا لیکن کسی نے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا پھر حضرتِ سیِّدُ نا زیاد بن جاریہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نامی ایک شیخ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے عرض کی: ''کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انعام وغیرہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں! میں نے حضرتِ سیِّدُ نا حبیب بن مسلمہ فِہْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرماتے سنا کہ ''میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالِ غنیمت کا ایک چوتھائی ابتدا میں اور ایک تہائی لوٹتے وقت

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الرحلةفی طلب العلم، الحدیث:٢، ج٦، ص١٨٩.

بطورِ انعام عطا فرمایا۔'' (1)

{97}......حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے علم کی تلاش میں پوری زمین کا سفر کیا ہے۔'' (2)

{98}......حضرتِ سیِّدُنا اَرْبِدَہ تمیمی تابعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''مجھے جہاں بھی اہلِ علم کی موجودگی کے بارے میں پتا چلا تو (حصولِ علم کے لئے) میں وہاں حاضر ہو گیا۔'' (3)

{99}......حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے اُستاذ حضرتِ سیِّدُنا امام علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''میں حج کے لئے گیا جبکہ **سماعتِ حدیث** کے سوا میرا کوئی اور مقصد نہ تھا۔'' (4)

{100}......حضرتِ سیِّدُنا امام کبیر ابو حاتم محمد بن ادریس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ولید طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر کہا: ''جو مجھے ایسی **غریب حدیث** (5) صحیح سند کے ساتھ بیان

......سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فیمن قال الخمس......الخ، الحدیث: ٢٧٥٠، ج٣، ص١٠٦.

......تذکرة الحفاظ، الطبقة الرابعة، الرقم ٩٦، ج١، الجزء الاول، ص٨٢.

......العلل و معرفة الرجال، الجزء١، اول الکتاب، الحدیث: ٧٢، ج١، ص١٥٧.

......سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورة الکهف، تحت الحدیث: ٣١٦٠، ج٥، ص١٠٢.

......**غریب حدیث:** وہ جس کی صرف ایک سند ہو یعنی جس کا راوی صرف ایک ہو خواہ ہر طبقہ میں ایک ہو یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہو گئے ہوں۔

(شرح النخبه: نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر، ص٥٠، مطبوعه مکتبة المدینه)

کرے جو میں نے نہ سنی ہو تو اس کی طرف سے مجھ پر ایک درہم صدقہ کرنا لازم ہے۔'' اس وقت حضرتِ سیِّدُنا ابوولید طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے دروازے کے پاس بے شمار لوگ جمع تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابوزرعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام لوگوں سے پیچھے تشریف فرما تھے، میری خواہش تھی کہ کوئی مجھے ایسی حدیث لکھوائے جو میں نے نہ سنی ہو۔ لوگوں نے کہا: ایسی حدیث فلاں کے پاس ہے، ان سے سن لیجئے۔ مگر میری خواہش تھی کہ میں انہی میں سے کسی سے ایسی حدیث سماعت کروں جو میرے پاس نہ ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی شخص ایسی حدیث بیان کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔'' (1)

{ 101 }......حضرتِ سیِّدُنا مؤمل بن اسماعیل بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے فضیلتِ قرآن کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے ایک ثقہ راوی کا نام لے کر فرمایا کہ اس نے مجھے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: میں مدائن آیا تو میری ملاقات اس حدیث کو روایت کرنے والے شیخ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: ''مجھے حدیث بیان کیجئے! کیونکہ میرا بصرہ جانے کا ارادہ ہے۔'' انہوں نے کہا: ''میں نے جس سے یہ روایت سنی ہے وہ ''**واسط**'' کے **اصحابِ قصب** کا رہنے والا ہے۔'' فرماتے ہیں: میں نے ''**واسط**'' پہنچ کر ان سے ملاقات کی اور کہا کہ ''مدائن کے فلاں شیخ نے میری آپ کی طرف رہنمائی کی ہے (لہٰذا مجھے حدیث بیان کیجئے!) کیونکہ میرا بصرہ جانے کا ارادہ ہے۔'' انہوں نے کہا:

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ٦٠٧٢ محمد بن ادریس، ج ٥٢، ص ١١، بتغیرٍ قلیلٍ.

''جس سے میں نے یہ حدیث سنی ہے وہ ''**کلّاء**'' کا رہنے والا ہے۔'' چنانچہ، میں نے بصرہ پہنچ کر ''**کلّاء**'' کے شیخ سے ملاقات کی اور کہا: ''مجھے حدیث بیان کیجئے! (اور کہا:) میرا ''**عُبادان**'' جانے کا ارادہ ہے۔'' انہوں نے کہا: ''میں نے جس سے یہ حدیث سنی ہے وہ ''**عُبادان**'' کا رہنے والا ہے۔'' چنانچہ، میں ''**عُبادان**'' پہنچا اور اس سے ملاقات کر کے سارا قصہ سناتے ہوئے کہا کہ ''میں **واسط** آیا پھر **بصرہ** پھر تمہاری طرف میری رہنمائی کی گئی (اب تم واپس مت لوٹانا کیونکہ) میرا گمان ہے کہ میں جن سے مل کر آ رہا ہوں ان تمام کا انتقال ہو چکا ہوگا لہٰذا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو (اور بتاؤ کہ) اس حدیث کا کیا ماجرا ہے؟ چنانچہ، اس نے مجھے بتایا کہ ''(جب) ہم یہاں جمع ہوئے تو لوگوں کو قرآنِ پاک سے اعراض کرتے، کنارہ کشی اختیار کرتے اور اس باب میں احادیث گھڑتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی فضائل والی احادیث گھڑنا شروع کر دیں (نَعُوْذُ بِاللّٰه مِنْ ذَالِكَ) حتیٰ کہ لوگ قرآنِ مجید کی طرف مائل ہونے لگے۔'' (1)

{102} ......حضرتِ سیِّدُ نا ابو عمرو بن صلاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''کتاب ''اَلْمُسْتَخْرَج عَلٰی صَحِیْحِ مُسْلِم'' کے مصنف حضرتِ سیِّدُ نا حافظ ابو جعفر اَحمد بن حمدان نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک حدیث کی طلب کے لئے حضرتِ سیِّدُ نا ابو یعلی موصلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی جانب سفر کیا اور دیگر متعدد اَحادیث جو انہوں نے نہ سنی تھیں ان کی سماعت کے لئے مختلف مقامات کا سفر کیا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن اسماعیل زاہد حیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُ نا ابو جعفر نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب کسی ایسی جگہ پہنچتے جہاں کسی سنت پر عمل

......الحافظ ابن حجر و منهجه فی تقریب التهذیب، رابعًا مشروعیة الجرح و التعدیل، ص ٥.

ترک کر دیا گیا ہوتا تو جب تک اسے وہاں رائج نہ فرما دیتے اس وقت تک وہاں سے تشریف نہ لے جاتے۔''

مُحتاجی سے اَمان کا وظیفہ:

{103}......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دن میں 100 بار''لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن''[1] کہا، اسے محتاجی سے اَمان ملے گی، قبر کی وحشت دور ہوگی، دولت اس کے پاس کھنچی چلی آئے گی اور وہ اس کے ذریعے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔''[2]

اس حدیث شریف کے راوی حضرتِ سیِّدُ نا فضل بن غانم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں: ''مذکورہ حدیث کے لئے اگر خراسان تک کا سفر کیا جائے تو بھی کم ہے۔''

نوحہ کی تعریف

مَیِّت کے اوصاف مُبالغہ کے ساتھ (یعنی مَیِّت کی بڑھا چڑھا کر تعریف) بیان کر کے آواز سے رونا۔

(بہارِ شریعت، ج ١، ص ٨٥٤، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

---

[1]......ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی حقیقی بادشاہ اور صریح حق ہے۔

[2]......جمع الجوامع، الحدیث ٢٢٥٦١، ج ٧، ص ٢٢٠.

مُحَدِّثِین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے واقعات

سَیِّدُنا حافظ ابوسہل ہیثم بن جمیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل:

{105}......حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن محمد مصیصی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سَیِّدُنا ہیثم بن جمیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کے جنازے میں حاضر ہوا جبکہ انہیں لپیٹ کر قبلہ کی جانب رکھا گیا تھا۔ ان کی باندی ان کے پاؤں کو ٹٹولنے کے لئے کھڑی ہوگئی تاکہ ان کا بے حس وحرکت ہونا معلوم ہوجائے۔ کسی نے کہا: ''انہیں اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لے، بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ وہ ان کے ذریعے کبھی بھی حرام (کام) کی طرف نہیں گئے بلکہ انہوں نے تو **طلبِ حدیث** کے لئے سفر کیا اور کثیر احادیث سماعت فرمائیں۔'' **حضرتِ سَیِّدُنا ابن سعد** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا ہیثم بن جمیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل **طلبِ حدیث** کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے دو مرتبہ مفلس ہوئے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 213 ھجری میں ہوا۔''

سَیِّدُنا یعقوب بن سفیان فَسَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی:

{106}......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متقی، پرہیزگار اور حدیث رسول پر سختی سے کاربند تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اَحادیث کو جمع فرمایا اور کتب تصنیف کیں۔ **حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حاکم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

[1] ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ٣٩٩٦ الهیثم بن جمیل، ج٧، ص ٣٤٠.

الْحَاکِم کا قول ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب بن سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے **سماعتِ حدیث** کے لئے سفر کرنے اور فن حدیث میں یکتائی کے واقعات اس قدر ہیں کہ ان تمام کو بیان کرنا ناممکن ہے۔''

30 سال مسلسل سفر:

حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبد الرحمٰن نہاوندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب بن سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''میں نے ایک ہزار با اعتماد مشائخ سے احادیث لکھی ہیں۔'' یہ بھی فرمایا کہ ''میں نے **طلبِ حدیث** کے لئے 30 سال مسلسل سفر کیا۔'' **حضرتِ سیِّدُ نا ابو زرعہ دمشقی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے پاس دو معزز شخص تشریف لائے ان میں سے ایک وہ ہیں کہ جنہوں نے **طلبِ حدیث** کے لئے سب زیادہ سفر کیا اور وہ حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب بن سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ہیں۔ اہلِ عراق ان کی مثل دیکھنے سے بے بس ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 277ھجری میں وصال فرمایا۔''

بارگاہِ الٰہی میں مقام ومرتبہ:

حضرتِ سیِّدُ نا عبدان بن محمد مروزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب بن سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ (یعنی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا)؟'' جواب دیا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی اور حکم ارشاد فرمایا کہ جیسے (دنیا میں) لوگوں کے سامنے حدیث بیان کیا کرتے تھے ایسے ہی آسمان والوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔''

آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر **طلبِ حدیث** کے سلسلے میں عنایاتِ ربّانیّہ میں سے ایک عنایت وہ واقعہ بھی ہے جسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود بیان فرمایا اور ہم اسے طلبۂ علمِ حدیث کی نصیحت کے لئے ذکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یزید عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا زادِ راہ ختم ہو گیا تو میں رات کے وقت (اُجرت پر) کتابت کرتا اور دن میں حدیث پڑھتا ایک بار میں موسمِ سرما کی ایک رات چراغ کی روشنی میں بیٹھا لکھ رہا تھا کہ میری آنکھوں میں پانی اتر آیا جس سے میری بینائی چلی گئی اور میں خود پر رونے لگا کیونکہ ایک تو میں اپنے شہر سے دور تھا اور دوسرا علم حاصل کرنے سے محروم ہو گیا تھا۔ اسی حالت میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا خواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے یعقوب! کیوں رو رہے ہو؟''

میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری بینائی ضائع ہو گئی ہے۔ لہٰذا علم سے محرومی پر حسرت کر رہا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے قریب آؤ۔'' میں قریب ہوا تو حضورِ انور، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ پڑھتے ہوئے اپنا دستِ پُر انوار میری آنکھوں پر پھیرا۔ جب میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں روشن ہو

چکی تھیں۔ چنانچہ، میں نے اپنا نسخہ اَحادیث [1] لیا اور لکھنا شروع کردیا۔'' [2]

سیِّدُنا ابوزکریا یحییٰ بن معین بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی:

{ 107 }......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فن جرح وتعدیل کے امام اور اپنے زمانے میں علم حدیث میں حرفِ آخر کی سی حیثیت کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے 10 لاکھ اَحادیث لکھی ہیں۔ **حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: ''ہم میں سے علم رجال کے سب سے بڑے عالم حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن تھے۔'' **حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید حداد** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ''علم رجال میں مہارت رکھنے والے تمام لوگ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے شاگرد تھے۔'' [3]

حضرتِ سیِّدُنا ابن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے والد ماجد نے ترکہ میں 10 لاکھ 50 ہزار درہم کا کثیر مال چھوڑا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارے کا سارا مال علم حدیث کے حصول میں خرچ کردیا۔ [4] کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **طلبِ حدیث** کے لئے دور دراز مقامات کا سفر فرمایا تھا۔

سفر سے زیادہ محبوب:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے رفیق حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ

[1]......نسخۃ: سے مراد اَحادیث کا وہ مجموعہ ہے جنہیں صرف ایک سند سے روایت کیا گیا ہو۔

[2]......تھذیب التھذیب، الرقم ۸۰۹۶ یعقوب بن سفیان، ج۹، ص ۴۰۵۔

[3]......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۲۱۴، یحیی بن معین، ج۶۵، ص ۱۳۔۲۰۔۲۱۔

[4]......الکامل فی ضعفاء الرجال، یحیی بن معین، ج۱، ص ۲۱۹۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کے ساتھ حضرتِ سیِّدُ نا حافظ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے **سماعتِ حدیث** کے لئے عراق سے یمن کا سفر فرمایا۔ واپسی پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا تا کہ حضرتِ سیِّدُ نا حافظ ابو نُعَیْم فضل بن دُکین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امتحان لیں کیونکہ ان کے حافظہ، بیدار مغزی اور ذَہانت و ذکاوت کا چرچا تھا۔ حضرتِ سیِّدُ نا احمد بن منصور رمادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بھی ان کے شریک سفر تھے اور امتحان لینے کا واقعہ انہیں کا بیان کردہ ہے۔

چنانچہ، حضرتِ سیِّدُ نا احمد بن منصور رمادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل اور حضرتِ سیِّدُ نا امام یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت گزاری میں حضرتِ سیِّدُ نا حافظ عبدالرزاق صنعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ واپسی پر جب ہم کوفہ کے قریب پہنچے تو حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے کہا: ''میں حضرتِ سیِّدُ نا ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانچ کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اسے ثقہ (یعنی با اعتماد) ہی پاؤ گے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے کہا: ''میں ضرور انہیں آزماؤں گا۔'' چنانچہ، انہوں نے ایک صفحہ لیا اور اس پر حضرتِ سیِّدُ نا ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مجموعۂ احادیث میں سے 30 اَحادیث لکھیں اور ہر 10 اَحادیث کے بعد ایک ایسی حدیث بھی لکھ دی جو ان کی اَحادیث میں سے نہیں تھی۔ پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ باہر تشریف لا کر اپنے چبوترے پر بیٹھ گئے۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نے صفحہ نکالا اور 10 اَحادیث ان کے سامنے بیان کر کے گیارھویں حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''یہ میری حدیث نہیں ہے اسے نکال دو۔'' پھر اگلی 10 اَحادیث بیان کیں جبکہ حضرتِ سیِّدُنا ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے، جب گیارھویں حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''یہ حدیث میری نہیں ہے اسے نکال دو۔'' پھر آخری 10 اَحادیث پڑھ کر گیارھویں حدیث بھی پڑھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلال میں آگئے اور حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کا ہاتھ تھام کر حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''یہ (یعنی اِمام احمد بن حنبل) ایسا کرنے سے بہت زیادہ محتاط اور پرہیز گار ہیں اور اَحمد بن منصور میں ایسا کرنے کی صلاحیت نہیں یہ کام تمہارا ہی ہے۔''

پھر انہوں گھر میں داخل ہوتے ہوئے اپنا پاؤں حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین کے سینے پر مارا جس سے وہ گر پڑے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین سے فرمایا: ''میں نہ کہتا تھا کہ یہ بہت ثقہ اور قوی حافظہ کے مالک ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کا لات مارنا مجھے اپنے سفر سے زیادہ محبوب ہے۔'' (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)...... سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۵۵۹ ابو نعیم الفضل، ج۸، ص ۴۵۲۔

حضرتِ سیِّدُ نا ابو حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم:

{108}......حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرتِ سیِّدُ نا ابو حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو فرماتے سنا کہ ''میں نے 214 ھجری میں بصرہ میں 8 ماہ قیام کیا جبکہ میرا اِرادہ ایک سال قیام کرنے کا تھا۔ میرا زادِراہ ختم ہو گیا تو میں نے اپنے پہننے کے کپڑے تھوڑے تھوڑے کر کے بیچنا شروع کر دیئے حتیٰ کہ (زائد) کپڑے بھی ختم ہو گئے۔ میں اپنے رفیق کے ساتھ مشائخ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شام تک حدیث کی سماعت کرتا (ایک مرتبہ) میرا رفیق چلا گیا اور میں بھی گھر لوٹ آیا اور بھوک کی وجہ سے پانی پر گزارا کیا۔ صبح ہوئی تو میرا رفیق آ گیا باوجود شدید بھوک کے میں اس کے ساتھ سماعتِ **حدیث** کے لئے چل پڑا، (شام کے وقت پھر) وہ مجھ سے علیحدہ ہو گیا اور میں بھوکا ہی واپس لوٹ آیا۔ اگلے دن صبح کے وقت رفیق نے آکر مجھ سے کہا کہ ''میرے ساتھ مشائخ کے پاس چلو۔'' میں نے کہا: ''میں کافی کمزور ہو گیا ہوں اب (آپ کے ساتھ جانے) کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔'' اس نے کہا: ''کس چیز نے تمہیں کمزور ونحیف کر دیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میں اپنا معاملہ آپ سے نہیں چھپاؤں گا۔ دو دن سے میں نے کچھ نہیں کھایا۔'' اس نے کہا: ''میرے پاس ایک دینار ہے، آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور بقیہ آدھا کرائے کے لئے رکھ لیتا ہوں۔'' چنانچہ، جب ہم بصرہ سے نکلے تو میں نے نصف دینار ان سے لے لیا۔ (1)

......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ٦٠٧٢ محمدبن ادریس بن المنذر، ج ٥٢، ص ١١.

سیِّدُ نا امام فضل بن محمد بیہقی شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی:

{109}......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عربی اَدب کے ماہر، فقیہ، عبادت گزار اور علم رجال کے عالم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 282ھجری میں وصال فرمایا۔ **حضرتِ سیِّدُ نا ابن مؤمل** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ہم کہا کرتے تھے کہ **اندلس** کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جہاں حضرتِ سیِّدُ نا **فضل شعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی **طلبِ حدیث** کے لئے نہ گئے ہوں۔'' (1)

سیِّدُ نا حافظ محمد بن مسیّب ارغیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی:

{110}آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 325ھجری میں وصال فرمایا۔ **حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن مسیّب ارغیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا شمار مجتہدین میں ہوتا ہے۔ میرے تمام مشائخ نے انہیں فرماتے سنا کہ ''میری معلومات کے مطابق اسلامی اجتماع گاہوں میں سے کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں میں **سماعتِ حدیث** کے لئے حاضر نہ ہوا ہوں۔'' **حضرتِ سیِّدُ نا ابو اسحاق** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''میں مصر میں اس حال میں چلتا تھا کہ میرے پاس 100 اجزاء ہوتے اور ہر جز میں ایک ہزار اَحادیث ہوتی تھیں۔'' **حضرتِ سیِّدُ نا حافظ ابوعلی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مصر میں اس حال میں چلتے تھے کہ

......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم ٥٦٢٦ الفضل بن محمد، ج ٤٨، ص ٣٦٥.

ان کے پاس باریک خط میں لکھی ہوئی ایک ہزار احادیث ہوا کرتی تھیں۔ یہی حالت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہرت کا سبب بن گئی۔''(1)

حافِظ ابوبکر المعروف ابن مُقْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی:

{111}...... حضرتِ سَیِّدُ نا حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم اَصْبَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اس قدر احادیث سنیں ہیں جنہیں شمار کرنا ممکن نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 381ھجری میں وصال فرمایا۔

مشرق سے مغرب تک کا سَفَر:

حضرتِ سیِّدُ نا ابوطاہر اَحمد بن محمود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا ابن مقری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''میں نے (**طلبِ حدیث** کے لئے) 4 مرتبہ مشرق سے مغرب تک کا سفر کیا۔'' **حضرتِ سیِّدُ نا ابن مقری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''میں حضرتِ سیِّدُ نا مُفَضَّل بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نُسخۂ اَحادیث(2) کے لئے تقریباً 70 دن تک حالتِ سفر میں رہا ہوں اور اگر میں اسے نان بائی پر ایک ٹکڑے کے عوض پیش کرتا تو وہ اسے ہرگز قبول نہ کرتا۔''

حضرتِ سیِّدُ نا ابوطاہر بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا ابن مقری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''میں (**طلبِ حدیث** کے لئے) بیت المقدس 10 مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔''(3)

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق،الرقم ۷۰۰۳ محمد بن مسیب بن اسحاق،ج ۵۵، ص ۸۔۳۹۷،تقدم و تأخر.

(2)......نسخة: سے مراد اَحادیث کا وہ مجموعہ ہے جنہیں صرف ایک سند سے روایت کیا گیا ہو۔

(3)......تذکرة الحفاظ،الطبقة الثانية عشر،الرقم ۹۱۳ ابن المقرئ،ج ۲،الجزء الثالث،ص ۱۲۱.

سیِّدُ نا حافظ محمد بن اسحاق اَصْبَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی:

{112}......حضرتِ سیِّدُ نا حافظ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ اصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فن حدیث کے امام اور با اعتماد محدث تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 310ھجری میں پیدا ہوئے۔18 سال کی عمر میں سماعتِ حدیث شروع فرمائی اور 30 برس کی عمر میں نیشا پور کی طرف طلبِ حدیث کے لئے سفر فرمایا۔حضرتِ سیِّدُ نا ابو حامد بن بلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے ملاقات کی اور حضرتِ سیِّدُ نا اصمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے (اَحادیث کے) تقریباً ایک ہزار اجزاء تحریر فرمائے۔

پھر بغداد شریف کا سفر اختیار فرمایا اور حضرتِ سیِّدُ نا ابن بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُ نا صغار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے ملاقات کی۔دمشق میں حضرتِ سیِّدُ نا خیثمہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور ان کے معاصرین (یعنی ہم زمانہ لوگوں) سے ملاقات کی۔مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حضرتِ سیِّدُ نا ابو سعید بن اَعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے اور مصر میں حضرتِ سیِّدُ نا ابو طاہر مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے۔بخارا، مرو اور بلخ میں کثیر مُحَدِّثِین سے ملاقات کی۔متعدد ملکوں کی سیاحت کی اور بے شمار کتب تصنیف فرمائیں۔تقریباً 40 سال تک سفر میں رہے۔بڑھاپے کی حالت میں اپنے وطن لوٹے شادی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولاد (کی نعمت) سے نوازا۔

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنے شہر اَصبہان لوٹے تو ان کے پاس کتابوں اور اَجزاء (اَحادیث) کے 40 بورے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے 17 سومشائخ سے اَحادیث لکھی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حامی ُسنّت اور حافظ حدیث تھے۔ کثیر اَحادیث بیان فرمائیں اور 395 ھجری میں وصال فرمایا۔ **باطرقانی** کا قول ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق اَصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی علمِ حدیث میں امام الائمہ تھے۔'' (1)

سیِّدُنا ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی:

{113}......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 507ھجری میں اس دارِفانی سے رُخصت ہوئے۔ روئے زمین پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوئی مثال نہیں تھی۔ **حضرت سیِّدُنا ابوطاہر سِلَفی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **بیان کرتے ہیں کہ** میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن طاہر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''میں نے ''صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد'' 7بار اُجرت پر لکھی ہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا حاجی ابومسعود عبدالرحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن طاہر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''میں **طلبِ حدیث** کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے دو مرتبہ خون آلود ہوا ہوں۔ ایک مرتبہ بغداد میں جبکہ دوسری بار مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں موسمِ گرما میں ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا۔ نیز **طلبِ حدیث** کے لئے میں کبھی بھی سواری پر سوار نہیں ہوا اور حالت یہ تھی کہ کتابیں اپنی پیٹھ پر اٹھائے رکھتا تھا۔'' (2)

(1)......میزان الاعتدال، الرقم ۷۶۷۳ محمد بن اسحاق، ج۳، ص ۶۲ ـ ۴۶۱.

(2)......تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ الخمسۃ عشرۃ، الرقم ۱۰۵۳ محمد بن طاھر، ج۲، الجزء الرابع، ص ۲۸، ۲۹.

سیِّدُ نا ابونصر عبیدُ اللّٰہ بن سعد سنجری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی:

{114}......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **طلبِ حدیث** کے لئے اطرافِ عالَم کا سفر اختیار فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔ 444ھجری میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ **حضرتِ سیِّدُ نا حافظ ابواسحاق حبّال** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرتِ سیِّدُ نا ابو نصر سنجری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو اچانک ایک عورت داخل ہوئی اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک ہزار دینار تھے۔ انہیں شیخ صاحب کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: ''جیسے مناسب سمجھیں انہیں خرچ فرمادیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ کس مقصد کے لئے ہیں؟'' عرض کی: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے نکاح کر لیجئے! گوکہ مجھے شوہر کی کچھ حاجت نہیں لیکن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت کرنا چاہتی ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابونصر سنجری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''تھیلا اٹھاؤ اور یہاں سے چلی جاؤ۔'' جب وہ عورت چلی گئی تو انہوں نے کہا: ''میں سجستان سے طلبِ علم کی نیت سے چلا تھا اگر میں نکاح کرلوں تو یہ چیز مجھ سے ضائع ہوجائے گی، لہٰذا میں نے طلبِ علم کے عوض میں ملنے والے ثواب پر کسی چیز کو فوقیت نہیں دی۔'' (1)

سیِّدُ نا ابوحاتم محمد بن ادریس رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی:

{115}......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 277ھجری میں ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ

(1)......سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ الثالثۃ والعشرون، الرقم ٤٠٥٩ ابو نصر السجزی، ج ١٣، ص ٤٣٠.

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فن حدیث ، جرح وتعدیل اور علل ورجال کی معرفت میں مُحَدِّثین کے امام تھے۔

سات سال تک مسلسل سفر:

حضرتِ سیِّدُنا ابوحاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان اپنی کتاب ''**مقدمة الجرح والتعدیل**'' میں فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ ''جب میں پہلی مرتبہ **طلبِ حدیث** کے لئے نکلا تھا تو 7 سال تک باہر رہا اور ایک ہزار فرسخ سے زائد سفر میں نے پیدل کیا اور میں ہمیشہ مسافت کو شمار کرتا رہا حتیٰ کہ جب ایک ہزار فرسخ سے زائد ہوا تو شمار کرنا چھوڑ دیا۔ میں اس مدت میں مسلسل سفر کرتا رہا (جس کی تفصیل یہ ہے کہ) کوفہ سے **بغداد** کا اس قدر سفر کیا کہ شمار سے باہر ہے۔ کئی مرتبہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے **مدینۂ منورہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کا سفر کیا۔ **بحرین** سے شہر **صلا** کے قریب سے ہوتے ہوئے **مصر** تک پیدل سفر کیا۔ **مصر** سے **رملہ** تک کا سفر بھی پیدل کیا۔ پھر وہاں سے **بیت المقدس**، **عسقلان**، **طبریہ** تک۔ طبریہ سے **دمشق**، دمشق سے **حمص**، حمص سے **انطاکیہ**، انطاکیہ سے **طرطوس** تک کا سفر کیا پھر **طرطوس** سے **حمص** لوٹ آیا۔ کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا ابویمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کی چند احادیث رہ گئی تھیں جب ان کی سماعت کر لی تو **حمص** سے **بیسان** چلا گیا۔ پھر وہاں سے **رقہ** اور **رقہ** سے براستہ نہر فرات **بغداد** جا پہنچا۔ **شام** جانے سے پہلے **واسط** سے نیل اور وہاں سے **کوفہ** گیا اور یہ سارا سفر میں نے پیدل کیا اور یہ میرا پہلا سفر ہے جبکہ اس وقت میری عمر 20 سال تھی۔ میں

سات سال تک مسلسل سفر میں رہا۔ میں ماہِ رمضان 213ھجری میں ''رے'' سے نکلا اور 221ھجری میں واپس لوٹا۔'' (1)

سفر کی صعوبتیں:

{ 117 }......حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ ''جب ہم مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حضرتِ سیِّدُنا داوٗد جعفری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس سے روانہ ہوئے تو بندرگاہ پر پہنچ کر جہاز میں سوار ہوگئے اور ہم تین آدمی تھے ایک حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوزُہَیر مروذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، ایک نیشاپوری (اور تیسرا میں خود تھا) جب ہم سوار ہوئے تو سامنے کی ہوا چل رہی تھی۔ ہم تین ماہ تک سمندر میں رہے حتیٰ کہ تنگ آ گئے۔ زادِ راہ ختم ہونے کو تھا کہ ہم خشکی پر اترے اور چند دن پیدل چلتے رہے یہاں تک زادِ راہ اور پانی وغیرہ بھی ختم ہوگیا۔ (اس کے بعد) ہم بغیر کچھ کھائے پیئے ایک دن اور ایک رات چلتے رہے۔ اسی طرح دوسرے دن، پھر تیسرے دن بھی چلتے رہے۔ روزانہ ہم رات تک چلتے جب رات ہوتی تو نماز ادا کرتے اور جہاں ہوتے گر پڑتے۔ بھوک، پیاس اور تھکاوٹ کی وجہ سے ہم نحیف وکمزور ہوگئے تھے۔ جب ہم نے تیسرے دن صبح کی تو بقدرِ طاقت چلنا شروع کیا تو شیخ غش کھا کر گر پڑے، ہم نے انہیں حرکت دی تو وہ بے ہوش تھے۔

چنانچہ، میں اور میرا نیشاپوری رفیق انہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے، ایک دو فرسخ چلے ہوں گے کہ میں بھی بوجۂ کمزوری بے ہوش ہوکر گر پڑا اور میرا رفیق مجھے

......مقدمۃ الجرح والتعدیل، أبو حاتم الرازی/ما ذکر من رحلۃ ابی فی طلب العلم، ص۳۱۸.

چھوڑ کر مسلسل چلتا رہا اچانک اس کی نگاہ دور سے کچھ ایسے لوگوں پر پڑی جنہوں نے اپنا جہاز ساحل کے قریب روک کر بئر موسیٰ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا ہوا تھا جب اس نے انہیں دیکھا تو کپڑے سے ان کی جانب اِشارہ کیا۔ وہ برتن میں اپنے ساتھ پانی لے کر آئے اور اسے پلایا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اس نے کہا: ''میرے اور دو رفیقوں کو بھی لے لو کیونکہ وہ بھی بے ہوش پڑے ہیں۔''

(حضرتِ سیِّدُ نا ابو حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں:) مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ایک شخص میرے چہرے پر پانی انڈیل رہا تھا کہ میں نے آنکھیں کھول کر اس سے کہا: ''مجھے پانی پلاؤ۔'' اس نے تھوڑا سا پانی ڈونگے یا کسی برتن میں ڈال کر دیا۔ پانی پیا تو میری جان میں جان آ گئی۔ انہوں نے اس قدر افاقہ کافی نہ سمجھا تو میں نے کہا: ''اور پانی پلاؤ۔'' انہوں نے تھوڑا سا پانی پلایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا۔ میں نے کہا: ''شیخ پیچھے گرے ہوئے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''کچھ لوگ ان کے پاس چلے گئے ہیں۔'' پہلے والے شخص نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں اس کے سہارے چلنے لگا اور وہ مجھے وقفے وقفے سے پانی پلاتا رہا۔ جب میں جہاز کے پاس پہنچ گیا تو تھوڑی دیر بعد وہ میرے تیسرے رفیق شیخ ابو زہیر کو بھی لے آئے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ہم ان کے پاس چند دن ٹھہرے رہے۔ جب ہم نے وہاں سے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو انہوں نے ہمیں **والیٔ رایہ** کے نام ایک خط لکھ کر دیا اور ساتھ ہی وافر مقدار میں کیک، ستو اور پانی وغیرہ دیا۔

چنانچہ، ہم پھر مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ پانی، ستو اور کیک ختم ہو گئے اور

ہم ساحل سمندر پر بھوک پیاس سے چلتے رہے بالآخر ایک کچھوے کے پاس جا پہنچے جو لوہے کی کوئی چیز لگنے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا تھا اور سمندر کی لہروں نے اسے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ہم نے ایک بڑا پتھر لیا اور کچھوے کی پیٹھ پر مارا جس سے اس کی پیٹھ پھٹ گئی۔اس میں انڈے کی زردی کی مثل کوئی چیز تھی ہم نے سمندر کے کنارے پڑی کچھ سیپیاں (موتیوں کے خول) لے کر انہیں زردی سے بھرا اور چسکیاں لے کر پینے لگے،حتیٰ کہ ہماری بھوک اور پیاس ختم ہوگئی۔ہم پھر چل پڑے بالآخر رایہ پہنچ کر مکتوب عامل کے حوالے کر دیا،لہٰذا اس نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرایا اور ہمارے ساتھ بہترین سلوک کیا۔روزانہ ہمارے پاس لوکی شریف لاتا۔ایک دن اپنے خادم سے کہا:''آئندہ انہیں ککڑی لا کر دینا۔'' اس نے چند دن روٹی کے ساتھ ککڑی لا کر دی۔ہم میں سے ایک نے فارسی میں کہا:''چربی والا گوشت نہیں مانگو گے۔'' مقصود اہلِ خانہ کو سنانا تھا۔اس نے کہا:''میں فارسی زبان اچھی طرح سے جانتا ہوں کیونکہ میری دادی ہرویہ تھی۔'' چنانچہ،اس کے بعد وہ گوشت لے کر آنے لگا۔پھر ہم وہاں سے رخصت ہوگئے حتیٰ کہ مصر پہنچ گئے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

سب سے زیادہ عذاب

فرمانِ مصطفیٰ: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اُسے نَفع نہ دیا ہوگا۔''

(شعب الایمان،باب فی نشر العلم،الحدیث:۱۷۷۸،ج۲،ص۲۸۵)

---

(1)......مقدمة الجرح و التعديل،أبو حاتم الرازی/باب ماذکر من کثرة سماع......الخ،ص ۳۲۰.

خاتمہ

آخر میں ہم اپنے اَکابرین میں سے چند بزرگوں کے اَحوال بیان کرتے ہیں تاکہ عقل والوں کے لئے علمِ دین کی درسگاہوں میں ان کی کاوش اور خالصتاً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے علمی جہاد کے معاملے میں مشعلِ راہ بن جائیں۔ نیز ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جوانیوں کو اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی پیروی کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے آمادہ کریں تاکہ مسلمانوں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں نئے سرے سے علومِ اسلامیہ کو رائج کرنے کا جذبہ بیدار ہو۔

سیِّدُنا امام ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حالات

{118}......حضرتِ سیِّدُنا امام عبدالرحمٰن بن علی بن محمد المعروف ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہت بڑے امام، محدث، حافظِ حدیث، مفسرِ قرآن، عراق کے عالم، بہترین واعظ اور صوفی بزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہر فن میں متعدد تصانیف موجود ہیں جن کی تعداد تقریباً 250 ہے۔ جن میں چھوٹے رسائل سے لے کر بڑی ضخیم کتابیں مثلاً ''زَادُالْمَسِیْرِ فِیْ عِلْمِ التَّفْسِیْر'' شامل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلسِ وعظ میں بادشاہ اور وزرا بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ ''میں نے اپنی انگلیوں سے 2 ہزار جلدوں پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ میرے ہاتھ پر ایک لاکھ گنہگار تائب اور 30 ہزار کافر مسلمان ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کے

ایسے قدر دان تھے کہ تھوڑا سا وقت بھی ضائع نہ ہونے دیتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تو اس سے گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ معمولی کاموں میں بھی مصروف رہتے، مثلاً ورق کاٹتے رہتے تاکہ انہیں لکھنے کے لئے تیار کیا جائے، قلم تراشتے رہتے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو طویل عمر اور کثیر بھلائیاں عطا فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 597ھجری میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی نایاب و نفع مند کتاب ''صید الخاطر'' سے کچھ کلام نقل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ، فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے اَحوال کے متعلق غور وخوض کیا تو اکثر کو واضح خسارے میں دیکھا۔ ان میں سے بعض نے اپنی جوانیاں گناہوں میں گزار دیں۔ بعض نے حصولِ علم میں کوتاہی کی اور بعض دنیاوی لذتوں میں منہمک رہے اور یہ تمام کے تمام بڑھاپے میں نادم ہوتے ہیں کیونکہ اس حالت میں گذشتہ گناہوں کا تدارک مشکل ہو جاتا ہے یا پھر جسم کے اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں یا عمل پر ملنے والی فضیلت فوت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بڑھاپا حسرت وندامت میں گزر جاتا ہے۔ اگر کسی کو بڑھاپے میں گذشتہ گناہوں سے چھٹکارا مل جائے تو اپنی گناہوں بھری زندگی پر افسوس کرتا ہے اور اگر چھٹکارا نہ ملے تو گذشتہ زندگی میں جن امور میں لذت حاصل نہ کرسکا اس پر کفِ افسوس ملتا رہتا ہے۔ بہر حال جس نے اپنی جوانی علم حاصل کرنے میں گزاری تو بڑھاپے میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا، جو بویا اسے چنتا اور جو جمع کیا اس سے

لذت حاصل کرتا ہے اور لذاتِ علم کو پا لینے کی وجہ سے دنیاوی لذتوں کے ضائع ہو جانے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور ایسا اس وقت ممکن ہے جب لذاتِ علم اس طلب میں پائی جائیں جس کے ذریعے مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے غور وخوض کیا جائے اور بسا اَوقات یہ اَعمال حاصل شدہ اَعمال سے اچھے محسوس ہوتے ہیں۔

جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے:

اَهْتَزُّ عِنْدَ تَمَنِّي وَصْلِهَا طَرَبًا　　وَرُبَّ اُمْنِيَةٍ اَحْلٰى مِنَ الظَّفَرِ

ترجمہ: اس سے وصال کی تمنا کے وقت میں مستی میں جھوم جاتا ہوں اور بہت سی خواہشیں حصول مراد سے زیادہ شیریں ہوتی ہیں۔

چنانچہ، مجھے اپنے خاندان والوں کی نسبت سے تامل ہوا جنہوں نے اپنی زندگیاں مالِ دنیا کمانے میں صرف کر ڈالیں، جبکہ میں نے اپنے بچپن اور جوانی کو طلب علم میں صرف کیا۔ جب میں نے اپنے معاملے میں غور کیا تو جو کچھ انہوں نے حاصل کیا اس میں سے مجھ سے کچھ بھی فوت نہیں ہوا۔ ہاں! اگر اس میں سے وہ ضائع ہو جاتا جو حاصل کیا تو مجھے ندامت ہوتی۔ پھر میں نے اپنی حالت پر غور کیا تو مجھے اپنی دنیوی زندگی بھی ان کی زندگی سے بہتر نظر آئی اور لوگوں کے درمیان میری قدر و منزلت ان کی قدر و منزلت سے بھی زیادہ ہے اور علم کی جو معرفت مجھے حاصل ہوئی ہے اس کے برابر تو کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ (اسی دوران بصورت وسوسہ) شیطان نے مجھ سے کہا: ''اب کی مشقت اور شب بیداری تو نسیاً منسیاً (یعنی بھولی بسری) ہو گئی۔'' میں نے کہا: ''او جاہل! تیرے ہاتھ ٹوٹیں (یعنی تو برباد ہو، کیا تو نے نہیں دیکھا کہ) جب حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ

سیِّدُ نا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا تھا تو ان کے تمام دکھ درد وآلام ختم ہو گئے تھے (پس ایسے ہی میں بھی جب اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کروں گا تو میرے بھی تمام آلام ختم ہو جائیں گے) کیونکہ لمبا و کٹھن راستہ ہی دوست تک پہنچنے کا وسیلہ بنتا ہے۔

جَزَی اللّٰہُ الْمَسِیْرَاِلَیْہِ خَیْرًا وَاِنْ تَرَکَ الْمَطَایَا کَالْمَزَاد

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ راہِ حق کے مسافروں کو جزائے خیر عطا فرمائے اگرچہ وہ سواریوں کو مشکیزوں کی طرح خالی چھوڑ دیں۔

طلبِ علم کی چاشنی میں اوراس پر ملنے والے ثواب کی وجہ سے اس راہ میں پہنچنے والے مصائب وآلام مجھے شہد سے بھی زیادہ میٹھے محسوس ہوتے تھے۔ میں بچپن میں روٹی کے چند خشک ٹکڑے لے کر **طلبِ حدیث** کے لئے نکل جاتا اور نہر عیسیٰ پر جا کر بیٹھ جاتا۔ان ٹکڑوں کو پانی کے بغیر کھانا میری طاقت سے باہر تھا۔ جب بھی ایک لقمہ کھاتا تھا تو اس پر پانی کا ایک گھونٹ پی لیتا۔اس حالت میں بھی میری ہمت اور حوصلے کی آنکھ تحصیلِ علم کی لذت ہی پاتی تھی اور نتیجۃً اس کا پھل یہ ملا کہ اب مجھے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث، اَحوال و آداب، صحابۂ کرام اور تابعین عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے اَحوال بکثرت سماعت کرنے والے کی حیثیت سے جانا جاتا ہے اور میں اس راہ کی معرفت میں ابن اجود کی مانند ہو گیا۔'' (1)

(1)......تذکرۃ الحفاظ،الطبقۃ السابعۃ عشرۃ الرقم۱۰۹۸ابن الجوزی، ج٤،ص٩٢۔
صیدالخاطر،الرقم۱٦٨فصل:ابن الجوزی وثمرۃ علمہ،ص١٧٠۔

سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے حالات

{119}......حضرتِ سیِّدُنا امام حاکم ابوعبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ نیشاپوری المعروف ابن بیِّع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ 321ھجری میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے **طلبِ علم** کے لئے اَطرافِ عالم کا سفر فرمایا۔ اَن گِنت مشائخ سے **سماعتِ حدیث** کی۔ ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد 2ہزار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے 405ھجری میں دارِفانی سے دارِبقا کی طرف کوچ فرمایا۔

حضرتِ سیِّدُنا امام حاکم ابوعبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جلیل القدر امام، حافظ الحدیث، عارف بِاللّٰہ، ثقہ (یعنی بااعتماد) راویٔ حدیث اور وسیع علم کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی امامت، جلالتِ شان، عظمت اور قدر ومنزلت پر تمام لوگ متفق تھے۔ وُسعتِ علم اور کمالِ ذہانت کی وجہ سے دور دراز کے شہروں سے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ عُلَما کا اس بات پر اِتفاق ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام حاکم نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی الْقَوِی ان پائے کے ائمہ میں سے ہیں جن کے ذریعے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس دین کی حفاظت فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ان نمایاں عُلَما میں سے ہیں جنہوں نے علومِ حدیث میں بیش قیمت کتابیں لکھ کر تدوِین کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ اس فن میں ان کی کتاب "معرفۃ علوم حدیث" سرِفہرست ہے۔

ابن خلدون کا قول ہے کہ ''علوم حدیث کے ماہر اہلِ علم اور ان کے اماموں میں سے ایک نام حضرتِ سیِّدُ نا امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بھی ہے۔اس فن میں ان کی تصانیف بڑی مشہور ہیں۔انہوں نے ہی اس فن کی عمدگی اور اس کے محاسن کو ظاہر کیا۔'' (1)

مُحَدِّثین کے اَوصاف:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب ''معرفة علوم حديث'' کے شروع میں مُحَدِّثین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مُحَدِّثین وہ لوگ ہیں جو صالحین کے سیدھے راستے اور اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارکہ کے ذریعے بدعتیوں اور بدمذہبوں کا قلع قمع کرتے ہیں۔مطلوب و مقصود کے حصول کی خاطر ننگے پاؤں چٹیل میدانوں اور بیابانوں کا سفر کرتے ہیں۔دورانِ سفر اہلِ علم و دانش کی صحبت میں رہنے کے سبب انہیں غربت و مفلسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اَحادیث و آثار جمع کرنے میں روٹی کے ٹکڑوں اور بوسیدہ کپڑوں پر قناعت اختیار کرتے ہیں۔ان ملحدین سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں جن کی طرف شہوت پرست، بدعتی،اہلِ ہوا، فاسد خیالات سے کام لینے والے اور گمراہ لوگ کھنچے چلے جاتے ہیں۔یہ نفوسِ قدسیہ مسجدوں کو اپنا گھر،اس کے ستونوں کو تکیہ اور چٹائیوں کو بچھونا بنا لیتے ہیں۔''

حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

---

(1)......مقدمة ابن خلدون،الباب السادس،الفصل الثانی عشر:علوم الحديث، الحديث:۱۸۴۹،ج۲،ص۱۲۴.

میرے والد حضرتِ سیِّدُ نا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ''مُحَدِّثین اوران کی فضیلت کے بارے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کیا رائے ہے؟'' فرمایا: ''یہ حضرات تمام لوگوں سے **افضل** ہیں۔''

حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں امید کرتا ہوں کہ مُحَدِّثین تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ اگر کوئی مُحَدِّث میرے دروازے پر آئے اور مجھ سے (سن کر) حدیث لکھے اور چاہے کہ لوٹ جائے اور جا کر کہے کہ ابوبکر بن عیاش نے مجھے اپنی تمام احادیث بیان کی ہیں۔ تو اسے اجازت ہے، بشرطیکہ وہ مجھ پر جھوٹ نہ باندھے۔''

حضرتِ سیِّدُ نا امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے شک ان دونوں (یعنی حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن حفص اور حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) نے سچ فرمایا کہ ''مُحَدِّثین تمام لوگوں سے **افضل** ہیں۔'' اور ایسا کیوں نہ ہو، انہوں نے دنیا کو اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔ ان کی غذا کتابتِ حدیث، شب کی گفتگو ردوقدح، راحت وسکون بحث ومباحثہ، ان کی خوشبو سیاہی، نیند بے خوابی، ایندھن روشنی اور تکئے کنکریاں ہیں۔ یہ حضرات اسانیدِ عالیہ کی موجودگی میں مصائب وآلام میں بھی خوشحالی محسوس کرتے ہیں اور مطلوب کی عدم موجودگی میں خوشحالی بھی انہیں غربت و مفلسی نظر آتی ہے۔ ان کی عقلیں حدیث کی لذت میں مستغرق رہتی ہیں۔ ان کے دل ہر حال میں رضا کی برکت سے آباد اور پُر رونق رہتے ہیں۔ اَحادیثِ مبارَکہ سیکھنے میں انہیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ علم کی مجالس انہیں کیف وسرور بخشتی ہیں۔ اہلِ سنت و جماعت تمام کے

تمام ان کے بھائی جبکہ بدعتی اور بدمذہب سب ان کے دشمن ہیں۔ [1]

شریعت کے اَرکان:

{120}......خطیبِ بغدادی اپنی ایک کتاب "شرف اَصحاب الحدیث" میں فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مُحَدِّثین کو شریعت کے اَرکان بنایا۔ ان کے ذریعے تمام بری بدعات کا قلع قمع فرمایا۔ یہ لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی مخلوق کے اَمانت دار اور پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمَّت کے درمیان واسطہ اور دین متین کی حفاظت میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کے اَنوار روشن، فضائل شائع وزائع، نشانیاں واضح، مذاہب ظاہر اور ان کے دلائل زبردست ہیں۔ مُحَدِّثین کے علاوہ تمام گروہ خواہشاتِ نفسانیہ کو پسند کرتے ہوئے یا تو ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یا اپنی رائے کو اچھا سمجھ کر اس پر اڑ جاتے ہیں (مُحَدِّثین کے ان اوصاف سے بری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) قرآن وحدیث ان کی حجت ودلیل اور مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے رہنما ہیں۔ یہ حضرات انہیں کی طرف منسوب ہیں۔ نہ تو خواہشات نفسانیہ کی طرف مائل ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی رائے کی طرف اِلتفات کرتے ہیں۔

یہ حضرات مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے جو کچھ روایت کریں اسے قبول کیا جاتا ہے کیونکہ یہ حضرات بااِعتماد، عامل، دینی اَحکام اور علم کی حفاظت کا ذمہ اٹھانے والے ہیں۔ لہٰذا جب کسی حدیث میں اختلاف پیدا ہو جائے تو انہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور یہ جو حکم لگائیں وہی مقبول اور قابل

---

[1]......معرفۃعلوم الحدیث، خطبۃ الکتاب، ص ۳۵.

سماعت ہے۔ یہ تمام کے تمام عالم، فقیہ، بیدار مغز و بلند و بالا اِمام، متقی و پرہیزگار، مخصوص فضیلت کے حقدار، پختہ قاری اور اچھے مُقرِّر رہیں۔ ان کا گروہ زبردست گروہ ہے۔ انہی کی راہ صراط مستقیم ہے۔ یہ لوگ بدعتیوں کے (برے) اِعتقاد کے سبب ان سے کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کرتے۔ اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی نمائش کرنے کی جسارت نہیں کرتے۔ جو انہیں دھوکہ دیتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ہلاک فرما دیتا ہے۔ جو ان سے بُغض وعناد رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے رسوا فرما دیتا ہے۔ انہیں رسوا کرنے والا انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان سے جدا ہونے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ دینی معاملات میں اِحتیاط کرنے والا ان کی رہنمائی کا محتاج ہے۔ ان کی طرف بری نظر سے دیکھنے والا کفِ اِفسوس ملتا رہتا ہے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی (ہر طرح کی) مدد کرنے پر قادر ہے۔ (1)

مُحَدِّثِین کی ہمیشہ مدد ہوتی رہے گی:

حضرتِ سیِّدُنا قرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے ایک گروہ کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی۔ انہیں رسوا کرنے والے انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔''

فرمانِ مصطفٰی ہے کہ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔'' (2) **حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدینی**

(1) ......شرف أصحاب الحدیث، الرقم ٧، ص ٨.

(2) ......سنن ابی داؤد، کتاب الفتن و الملاحم، باب ذکر الفتن و دلائلھا، الحدیث: ٤٢٥٢، ج ٤، ص ١٣٢.

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں:''اس سے مراد مُحَدِّثین ہیں[1] اور یہ وہ لوگ ہیں جو مذہبِ رسول کی دیکھ بھال کرتے اور علم کا دفاع کرتے ہیں کیونکہ اگر یہ حضرات نہ ہوتے تو تم فرقۂ معتزلہ، روافض اور جہمیہ کے مقابلے میں ایک حدیث بھی نہ پاتے۔''

مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدد کئے ہوئے گروہ کو دین کا محافظ بنایا اور ان سے بغض وعناد رکھنے والوں کے مکروفریب کو ان سے پھیر دیا ہے کیونکہ انہوں نے شرعِ متین کو مضبوطی سے تھاما اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وتابعین عُظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نقش قدم پر چلنا ان کی عادت ہے۔ آثار وسنن کی حفاظت کرنا، جنگلوں اور بیابانوں کو طے کرنا، حکم شرعی تک پہنچنے کے لئے خشکی وسمندر کا سفر کرنا ان کا طریقہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حکم شرعی کو چھوڑ کر اپنی رائے اور خواہش کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حکم کو چاہے قولی ہو یا فعلی قبول کرتے اور سنت نبوی کی حفاظت کر کے اسے لوگوں تک پہنچاتے اور اس کے ذریعے شریعت کی بنیادوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ یہی لوگ اس کے زیادہ حقدار اور اہل ہیں کہ جب ملحد و بے دین لوگ شریعت میں ردوبدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مُحَدِّثین کے ذریعے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ کیونکہ یہی لوگ ارکانِ شریعت کے محافظ اور اس کے معاملے کو قائم ودائم رکھنے والے ہیں۔ جب شریعت کے دفاع سے بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو یہی حضرات اس کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جماعت ہے،

[1] ......سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الائمۃ المفصلین، الحدیث: ۲۲۳۶، ج ٤، ص ۹۸.

آ گاہ رہو کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ائمۂ دین ومُحَدِّثین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن پر رحم فرمائے! بے شک یہ حضرات تمام اُمّتوں میں علم وتاریخ کا عظیم معجزہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے اس وعدے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ (پ ١٤، الحجر ٩)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

کو پورا کرنے کا وسیلہ بنایا ہے۔

آخر میں ہم اس کتاب کے پڑھنے والے کو یاد دلاتے ہیں کہ مُحَدِّثین کے سفر کے حالات وواقعات اس قدر ہیں کہ انہیں جمع کرنے کے لئے کثیر دفتر درکار ہیں کیونکہ یہ حضرات کسی کو اس وقت تک مُحَدِّث نہ مانتے جب تک کہ وہ **طلبِ حدیث** اور طلبِ علم کی خاطر سفر نہ کرتا اور شیوخ سے ملاقات کرکے روایات کی سماعت نہ کر لیتا خصوصاً جب وہ عنعنہ[2] اور دندنہ سے روایت نہ کرتا۔ یہ دونوں (یعنی عنعنہ اور دندنہ) تمام کاتبین کے نزدیک مترادف (یعنی ہم) معنی ہیں۔

مصنف نے ایک حدیث کی طلب کی خاطر سفر کرنے کے جتنے واقعات بیان کئے اور ہم نے اس پر جو اِضافہ کیا ہے یہ اس باب میں وارد ہونے والے تمام واقعات نہیں بلکہ ایسے واقعات تو شُمار سے باہر ہیں۔ ہمارے گمان میں پڑھنے والے کے لئے اتنی مقدار کافی ہے۔ تاکہ وعظ ونصیحت اور موروثی سرمائے پر فخر کا موجب

---

[1] ......شرف أصحاب الحديث، الرقم ٩، ص ١٠.

[2] ......حدیث معنعن: اِصطلاح میں وہ حدیث جس میں راوی "عن فلان، عن فلان" کہے۔......

ثابت ہوا اور طلبِ علم کی کوشش کے عزم مصمم، علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی زیارت، ان سے علمی اِستفادہ کرنے کی خاطر ان سے ملاقات کے لئے سفر کرنے، ان کے عادات واطوار اپنانے اور امت اسلامیہ کی تہذیب وتمدن کو زندہ کرنے کی کوششوں پر اُبھارنے کا سبب بنے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں قرآن وحدیث پر عمل کرنے، ان کا عَلَم بلند کرنے کی توفیق، ائمۂ دین وعلمائے فاضلین کی محبت اور ان کے فضل وکمال کی معرفت عطا فرمائے اور انہیں ہماری اور علم دین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَسَلَامٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

تعریف اور سعادت

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ٦٨٥ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الایۃ: ٧١، ج ٤، ص ٣٨٨)

......لفظ ''عن'' سے روایت کرنے کا نام عنعنہ ہے اور جو حدیث بصیغۂ عن روایت کی جاتی ہے اسے معنعن کہتے ہیں۔(نزهة النظر فی توضیح نخبة الفكر، ص ١٢٥، مطبوعه مكتبة المدينه كراچی)

مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاھور
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن لاھور
تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	المکتبة العصریه
تفسیر کبیر	امام فخرالدین محمد بن عمر رازی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث ۱۴۲۰ھ
تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	المکتبة الحنفیه پاکستان
صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن أبی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجه رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دارالمعرفه بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن الدارمی	امام عبداللّٰہ بن عبدالرحمن دارمی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	باب المدینه کراچی ۱۴۰۷ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزھد	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
الادب المفر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العربی ۱۴۰۷ھ
العلل و معرفة الرجال	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۰۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۱ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المصنف	حافظ عبداللّٰہ محمد بن ابی شیبه عبسی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
حلیة الاولیاء	امام الحافظ ابو نعیم اصفہانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۸ھ
تاریخ مدینة دمشق	امام ابن عساکر رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۱ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللّٰہ بن عدی جرجانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۷ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بصری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۸ھ
جامع بیان العلم وفضله	امام حافظ ابن عبدالبر قرطبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۸ھ
المجالسه و جواهرالعلم	ابوبکر احمد بن مروان دینوری مالکی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۱ھ
مرقاة المفاتیح	علامہ ملاعلی قاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ

معرفة علوم حديث	ابوعبداللہ محمدبن عبد اللہ حاکم نشاپوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٠٥ھ	دارالکتب العلميه١٣٩٧ھ
شرف اصحاب الحديث	امام ابوبکراحمدبن علی خطیب بغدادی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	المكتبة الشامله
تدريب الراوی	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکرسیوطی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٩١١ھ	دارالفکربیروت ١٤٢٠ھ
الاربعون العشاريه	زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٨٠٦ھ	دارابن حزم ١٤١٣ھ
فتح المغيث	شمس الدین محمدبن عبدالرحمن سخاوی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٩٠٢ھ	دارالکتب العلميه١٤٠٣ھ
المعرفة و التاريخ	ابویوسف یعقوب بن سفیان فسوی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٤٧ھ	دارالکتب العلميه بيروت
المحدث الفاصل	حسن بن عبدالرحمن بن خلاد رامهرمزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارالفکربیروت ١٤٠٤ھ
اتحاف السادة المتقين	علامہ سید محمدبن محمدحسینی زبیدی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ١٢٠٥ھ	دارالکتب العلميه بيروت
الجامع لاخلاق الراوی	امام ابوبکراحمدبن علی خطیب بغدادی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	مکتبة المعارف١٤٠٣ھ
التعديل و التجريح	سلمان بن خلف بن سعدباجی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٧٤ھ	المكتبه الشامله
تهذيب التهذيب	شہاب الدین احمدبن علی بن حجرعسقلانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٨٥٢ھ	دارالفکربیروت ١٤١٥ھ
معجم بلدان	امام شہاب الدین ابوعبداللہ حموی بغدادی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٦٢٦ھ	دار احياء التراث العربی
تذکرة الحفاظ	امام شمس الدین محمدبن احمدذہبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دارالکتب العلميه١٤١٩ھ
مقدمة ابن صلاح	ابوعمروعثمان بن عبدالرحمن شہرزوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٦٤٣ھ	مکتبة الفارابی ١٩٨٤م
الحافظ ابن حجرومنهجه	امام احمدبن علی بن حجرعسقلانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٥٢٨ھ	المكتبة الشامله
سيراعلام النبلاء	امام شمس الدین محمدبن احمدذہبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دارالفکربیروت ١٤١٧ھ
ميزان الاعتدال	امام شمس الدین محمدبن احمدذہبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دارالفکربیروت ١٤٢٠ھ
مقدمة الجرح والتعديل	ابومحمدعبدالرحمن بن ابی حاتم رازی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤٠ھ	المكتبة الشامله
مقدمة ابن خلدون	عبدالرحمن بن محمدبن خلدون رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٨٠٨ھ	المكتبة التجاريه١٤١٧ھ
صيدالخاطر	جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	نزارمصطفى البازی١٤٢٥ھ

یہ مجھ سے بہترھے

حضرت سیِّدُنا بکربن عبداللہ تابعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔'' اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔''

(حلیة الاولیاء،الرقم:٢١٤٣،ج٢،ص٢٥٧)

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 203 کُتُب و رَسائل مع عنقریب آنے والی 13 کُتُب و رَسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت}

اُردو کُتُب:

01......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات 561)
02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)
03......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
04......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
05......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)
06...... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات: 74)
07......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)
08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
09......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء) (کل صفحات:57)
10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات 47)
12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)
13......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
14......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)
15......اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات 46)

عَرَبی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)
21......اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93)
22......تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)
23......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم (کل صفحات:74)
24......اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
25......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)
26......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
27......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)
28......التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

01......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد السادس)
02......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد)

{شعبہ تراجمِ کتب}

01...... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِرعَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:853)
02......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُالرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)
03......احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)
04......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)
05......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)
06......اَلدَّعْوَۃُ اِلَی الْفِکْر (کل صفحات:148)
07......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)
08......مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)
09......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات :102)
10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدوَقَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)
11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)
13...... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)
14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُالْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)
15......حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)
16......آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)
17......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)
18......امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وصیتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات:46)
19......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)
20......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّہ) (کل صفحات:54)
21......اچھے برے عمل (رِسَالَۃُالْمُذَاکَرَۃ) (کل صفحات:120)
22......اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِیْقَۃُالنَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات:866)
23......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُلِلّٰہ) (کل صفحات:122)
24......حلیۃ الاولیاء (جلد 1) (کل صفحات:695)
25......عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَۃ فِی طَلَبِ الْحَدِیْث) (کل صفحات:105)

عنقریب آنے والی کتب

01......قوت القلوب (مترجم جلد اول)

02......جہنم میں لے جانے والے اعمال (مترجم، جلد2)

{شعبہ درسی کتب}

01......اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسه(كل صفحات:325)

02......نصاب الصرف (كل صفحات:343)

03......اصول الشاشی مع احسن الحواشی(كل صفحات:299)

04......نحو میرمع حاشيه نحو منير(كل صفحات:203)

05......دروس البلاغة مع شموس البراعة(كل صفحات:241)

06......خاصيات ابواب(كل صفحات:141)

07...... مراح الارواح مع حاشيةضياء الاصباح (كل صفحات:241)

08......نصاب التجويد (كل صفحات:79)

09......نزهة النظر شرح نخبة الفكر(كل صفحات:280)

10......صرف بهائی مع حاشيه صرف بنائی(كل صفحات :55)

11......عناية النحو فی شرح هداية النحو(كل صفحات:175)

12......تعريفاتِ نحويه (كل صفحات:45)

13......الفرح الكامل على شرح مئة عامل(كل صفحات: 158)

14......شرح مئة عامل(كل صفحات:44)

15......الاربعين النووية فی الأحاديث النبوية (كل صفحات:155)

16...... المحادثة العربية(كل صفحات:101)

17......نصاب النحو(كل صفحات:288)

18......نصاب المنطق(كل صفحات:168)

19......مقدمةالشيخ مع التحفةالمرضية (كل صفحات:119)

20......تلخيص اصول الشاشی(كل صفحات144)

21......نورالايضاح مع حاشيةالنورو الضياء (كل صفحات392)

22......نصاب اصولِ حديث(كل صفحات95)

23......شرح العقائد مع حاشيةجمع الفرائد(كل صفحات384)

عنقریب آنے والی کتب

01...... قصيده برده مع شرح خربوتی 02......انوارالحديث(مع تخريج و تحقيق) 03......نصاب الادب

{شعبہ تخریج}

01......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات 1360) 02......جنتی زیور (کل صفحات:679)
03......عجائب القراٰن مع غرائب القراٰن (کل صفحات:422) 04......بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات 312)
05......صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کا عشق رسول (کل صفحات:274)
06......علم القرآن (کل صفحات:244) 07......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
08......اسلامی زندگی (کل صفحات:170) 09......تحقیقات (کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) 11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78) 13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59) 15...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
16...... حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50) 17 تا 23......فتاوی اہل سنت (سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249) 25......سیرت مصطفٰی (کل صفحات:875)
26......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات 133) 27......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات 206)
28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات 346) 29...... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
30......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات 218) 31......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)
32......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280) 33......بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات:222)
34......منتخب حدیثیں (246) 35......بہارِ شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات:201)
36......بہارِ شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات:1304) 37......بہارِ شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات:243)
38......بہارِ شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات:219) **39**......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفححات:244)
40......آئینۂ عبرت

عنقریب آنے والی کُتُب

01......بہارِ شریعت حصہ ۱۳، ۱۴ 02......معمولات الابرار 03......جواہر الحدیث

{شعبہ اصلاحی کتب}

01......ضیائے صدقات (کل صفحات:408) 02......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
03......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255) 04 ......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
05...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196) 06......تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
07......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164) 08......خوفِ خدا (کل صفحات:160)
09......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 10......توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 12......غوثِ پاک کے حالات (کل صفحات:106)

13...... مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
14......فرامین مصطفٰی (کل صفحات:87)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:تقریباً63)
17......آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
18......بدگمانی (کل صفحات:57)
19......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
22 ...... ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
25......فیضانِ زکوۃ (کل صفحات:150)
26......ریاکاری (کل صفحات:170)
27......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
28......اعلی حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
29......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
30......تکبر (کل صفحات:97)
31......قوم جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
32......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
33......تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)

{شعبہ امیر اہلسنت}

01...... آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
02 معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
03......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
04......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
05......فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
06......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
07 ...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
08......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات:49)
09 ...... تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)
10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
11 ...... غافل درزی (کل صفحات:36)
12......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
13......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
14......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)
15......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
16......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
17......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
18......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
19......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
20......دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)
23......25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
24......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
25......کرسچین کا قبول اسلام (کل صفحات:32)
26......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
27......سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
28......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
29......نومسلم کی دردبھری داستان (کل صفحات:32)
30......شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
31......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط4 (کل صفحات:49)
32......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
33......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)
34......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)

35......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
35......بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)
36......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
37......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
38 کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)......
39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)
40......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
41......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
42......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
43......اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
44......شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:48)
45......بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
46......نادان عاشق (کل صفحات:32)
47......میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
48......بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
49......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
50......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
51......نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
52......ناکام عاشق (کل صفحات:32)
53......آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
54......میوزیکل شوکا متوالا (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

01......V.C.D کی مدنی بہاریں قسط 3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
02......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
03......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

❁❁❁❁❁❁❁

گناھوں سے نفرت کرنے کا ذھن

''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنتوں کی تربیت کے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر اور روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے ''**مدنی انعامات**'' کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ''**پابندِ سنت**'' بننے، ''**گناہوں سے نفرت**'' کرنے اور ''**ایمان کی حفاظت**'' کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net